CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

1616

1616

उर्दू संग्रह

पुस्तक का नाम ... कठ उपनिषद

..............................................

लेखक ... लाला हरसुख लाल वैश रस्तोगी

प्रकाशन वर्ष ..............................

आगत संख्या ... 1616 ..............................

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

कठ उपनिषद

* ओ३म् *

भवानी भण्डार

पुस्तक संख्या ........ 0:1/2

पंजिका संख्या ........ 1266

पुस्तक पर सब प्रकार की निशानियां लगाना वर्जित है। कोई महाशय १५ दिन से अधिक देर तक पुस्तक अपने पास नहीं रख सकते। अधिक देर तक रखने के लिये पुनः आज्ञा प्राप्त करनी चाहिये।

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

1616

पुस्तकालय
गुरुकुल कांगड़ी

اوم

# کٹھ اوپنیشد

کا

## مکمل اور سلیس با محاورہ

اردو ترجمہ

منظوم

مصنفہ

لالہ ہرسکھ لال صاحب ویش رستوگی

محمود پوری ساکن حال سنبھل محلہ کوٹ ضلع مراد آباد

باہتمام لالہ کیدار ناتھ مالک و پرنٹر

رام پریس میرٹھ مین چھپا

قیمت فی جلد ۳

بار اول ۱۰۰۰ جلد

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ऋते ज्ञानान्न मुक्तिः
पुस्तक सं० 0.9/4
आगत सं० 93६६
तिथि०
गुरुकुल ग्रन्थालय कांगड़ी.

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اوم

# کٹھ اوپنشد منظوم اردو

## حمد

پئے حمد و ثنا قاصر زباں ہے — قلم کچھ لکھ سکے طاقت کہاں ہے

سماتا ہے نہیں وہ اندریوں میں — بلا شک لا وجود و لامکاں ہے

وہ ہے سروتر اور سروگیہ و دائم — ہمیشہ ایک اس و پاک ہر آں ہے

وہ ہر ذی روح کو کرتا ہے پیدا — کہ جس پر کرم ماضی کا گماں ہے

ہر ایک اشیا میں ہے وہ جلوہ افروز — بظاہر واقعی ہم سے نہاں ہے

دیا تو سرو شکتیمان ہے وہ — اوسی کے آسرے سارا جہاں ہے

مجسم کا لگانا اوسکو الزام — سراپا سہو کا گویا نشاں ہے

نہ پتھر میں ہے وہ نہ کاشت میں ہے — ولے اکاش وت سب میں عیاں ہے

یہ ہے وید مقدس سے ہویدا — وہ نیایا دھیش انشت ہمہ داں ہے

وہ صانع اپنی صنعت سے ہے روشن — جہاں دیکھو منور وہ وہاں ہے

وہ بیشک گیان سے ہوتا ہے حاصل — منور بس دماغ عابداں ہے

اوسی سے گلشن ہستی ہے شاداب — وہی اس باغ کا بس باغباں ہے

بنائی نیتر و نہتا بھی وہ — اسی کی روشنی سب میں عیاں ہے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

نہ کعبہ میں نہ بت خانہ میں ہے وہ ۔۔۔ نہ گرجا خاصکر اون کا مکاں ہے
اوسے ہرگز بناؤ تم نہ محدود ۔۔۔ محیط کل وہ دار الاماں ہے
کہاں بت صنعت انساں کہاں وہ ۔۔۔ جو صانع نیّر و سیارگاں ہے
وہ ہی حافظ و ناصر ہمارا ۔۔۔ وہی ایک خالق ہر انس و جاں ہے
جو موافق وید کے ہو کار پرداز ۔۔۔ اوسی پہ وہ ہمیشہ مہرباں ہے

دیا کر اسے دیانند سیدانند
یہی امید جگیاسو ہر آں ہے

## اوم تت ست

رشی کٹھ راز دان سیدانند ۔۔۔ بیان کرتے ہیں کٹھ شاکھا آنند
یہ شاکھا ہے میانِ وید اقدس ۔۔۔ یجروید مقدس میں ہے ازبس
اسی سے نام بھی کٹھ اوپنشد ہی ۔۔۔ سراپا برہم ودیا جسکی مد ہے
رشی باجسروس اکنا مور تھے ۔۔۔ جہاں میں پاک و برتر مشتہر تھے
زمانہ انکی پیروی کا جب آیا ۔۔۔ سماں سنیستھ کا دل میں سمایا
موافق وید اقدس کے بہر طور ۔۔۔ کیا اک سرومیدہ جگ فی الفور
یہ دنیا چھوڑ سنیاسی ہوئی وہ ۔۔۔ اوسے واحد کے متلاشی ہوئی وہ
یہ کام و کرودھ و لوبھ و موہ چھوڑا ۔۔۔ جہاں کی نعمتوں سے منہ کو موڑا
اثاثہ جو رشی کے پاس تھا سب ۔۔۔ دہیں پر رتجوں کو دیا سب
وہ جتنی گائیں تھیں اونکی ہا نیر ۔۔۔ ہوئی وہ شاد اُن کو دان دیکر

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

نہ رکھا پاس اپنے کچھ اثاثہ
اک اُن کا پانزدہ سالہ پسر تھا
وہ تھا سب اپنے ہم سبقوں میں افضل
قدیمی سنسکاروں کے سبب سے
بوقت دان گاوان کہن سال
کہ یہ گوئیں جو ہیں آپ پیر ولاغر
مخاطب ہو کے جلسہ میں پدر سے
نہیں داتا بھلا کیا دان دیکر
نہ ان میں دودھ دینے کی ہی طاقت
نہ ان میں وہ حس و حرکت رہی ہے
دیا سب کچھ کہ جو تھا آپ کے پاس
مجھے بھی دان اب کر دیجئے آپ
پدر نے سُن کے یہ کلمہ پسر کا
یہ سمجھے ہے ابھی یہ طفل کودن
مگر پھر پسر نے عرض کی یہ
رہے پھر بھی رشی خاموش سُنکر
مجھے تم اسے پتاجی کس کو دو گے
رشی کی گرچہ تھی غصّہ کی حالت
کوئی کہنا نہیں یہ سخت دِل کو

فقط پربرہم کا ڈھونڈا سہارا
وہ نچکیتا جہاں میں مشتہر تھا
بہ سوئے برہم تھا دل اُسکا مائل
وہ بچپن سے ہی بس برتر تھا سب سے
پسر کے دل میں یہ پیدا ہوا خیال
پدر نے ان کو کیوں بخشا سراسر
لگا یہ دست بستہ عرض کرنے
رہیگا شاد تر دنیا کے اندر
نہ آب و چارہ لینے کی ہے قوّت
حمل رہنے کی نہ طاقت رہی ہے
فقط باقی ہوں میں با حسرت و یاس
کہ جس پر توجہ کو دیں فرمایئے آپ
ذرا پرواہ کی نہ لب کئے وا
نہ اس میں ہے ابھی کچھ عقل گفتن
کسے دو گے ذرا فرمایئے یہ
پسر نے پھر کہا اون سے مکرّر
کہا مر تیو کے کر دوں کا حوالے
ولیکن تھی پسر سے بھی محبت
کہ تو بیشک حوالے موت کے ہو

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

نہ اوس نے کچھ گناہ ایسا کیا تھا
کہ مستوجب وہ ہونا اس سزا کا

کوئی اک نامور مرتیو رشی تھے
سمجھکر ہی کہا تھا وہ پسر سے

پسر نے بھی لیا منشا ربھی جان
ولیکن تھا نہایت دل میں حیران

کہ میرا اوس رشی سے کام کیا ہے
داوسکا کام کیا مجھ سے بن پڑا ہے

نہیں معلوم یہ کیسی خطا ہے
جو مجھ سے اسقدر والد خفا ہے

کسی نوع میں نہیں ہوں اوسکی لائق
کہ ہوں میں بہت شاگردوں سے فائق

کچھ ہم سبقوں کی اپنے ہوں برابر
نہیں ہوں میں کسی سے اسمیں کمتر

تفکر میں تھا وہ فرزند دانا
کہ ہوں میں جانب مرتیو روانہ

پتا سے ہوں علیحدہ حیف صد حیف
مجھے جانا پڑے گا واں بہر کیف

رشی نے بھی بلا فکر رسا کے
کہا تھا یہ پئے تنبیہ اوس سے

نہیں سمجھی تھی یہ مجھ سے جدا ہو
روانہ ہو یہاں سے سوئے مرتیو

مگر کچھ بات کا بھی پاس سا تھا
کہ جس سے تھے تفکر میں وہ دانا

کہا فرزند نے کے اہل ادراک
میں جاتا ہوں طرف مرتیو کے بیباک

نہ لائیں آپ دل میں رنج کو جا
بجا لاؤں یہی ہے فرض میرا

نہیں جانے میں اوسکو عذر زنہار
کہ ہے یہ آپ کا فرمان بردار

ہمیشہ ہے یہ طرز نیک افعال
جو کہتے ہیں وہی کرتے ہیں اعمال

وہ دائم سچ پر ثابت قدم ہیں
نہ ٹلتے راستی سے ایک دم ہیں

نہیں اس جسم کی پرواہ ان کو
کہ ہے یہ مثل کشت گندم وجو

یہ پیدا او رفنا ہونا ہے دائم
نہیں ہے ایک حالت سے یہ قائم

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

نہیں ہے اسکا شمہ بھر بھروسا
مجھے مرتیو کے پاس اب بھیجیے آپ
جناب مہرشی نے دی اجازت
وہ نچکیتا ہوا واں سے روانہ
وہ تھی باعلم وحلم وتمکنت اور تلج
سخاوت اور شجاعت اور قناعت
ہُنرا اور مُنترا پاک اور صافت
کسی باعث سے وہ باہر گئی تھی
جو نچکیتا نے واں اون کو نہ پایا
کئے بس تین دن تک اوسی لنگھن
اگرچہ اہل خانہ نے بکثرت
ولیکن اوس نے اک لُقمہ نہ کھایا
جب آئی وہ رشی اپنے مکان پر
کہا اے صاحب اجلال واکمال
تپسوی اور تجسوی براہمن
کوئی مہمان باعلم وعمل گر
اوسے نہ آب ودانہ ہو میسّر
کہ وید اور شاستر میں ایسا کہا ہے
جو ہوا ہستی کی صورت جلوہ افگن

دوبارہ سانس پھر آیا نہ آیا
یہ اپنا قول پورا کیجیئے آپ
کہا جاؤ تو اے اہل صداقت
مکاں پر اونکی پہونچا جیسا بکانہ
اونہیں کہتی تھی مرتیو اور یم راج
عبادت دولت وحشمت صداقت
یہ سب ہی اونکے حصہ میں تھے اوقات
وہ اودھم بھی جدا اپنے مکاں سے
رہا فاقہ نہ آب ودانہ کھایا
کیا مشکل تریں یہ برت سادہن
کہا اوس طفل سے کہا نیکی لنسبت
نہ اون کے گھر پہ کچھ آرام پایا
ہوئی وہ اہل خانہ شادو خوشتر
کہ طفل اک باوقر آ گئی کی تمثال
مکان پر آپ کے ہے جلوہ افگن
کسی اہل مکاں کے آئے گھر پہ
مکین کے حق میں ہی از حد زبوں تر
یہی سب اہل حق کا مدعا ہے
دو اُسکو طعام وآب وآگ وآسن

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

خلاف اوسکے جو کرتا ہے کوئی بھی
جو اتھتی ہو سبو سے برہم مائل
ملکین سے کے نیک بھی افعال و اعمال
بچن سن استری سے کے وہ مہاراج
کہا اے نیک خو طفل برہمن
اور آیا صورت اتتھی یہاں پر
اسی سے واجب التعظیم ہے تو
دعا خیر سے کر یاد مجھکو
قبول ہو تمکو یہہ میرا نمسکار
پھر اوس قابل ست کار ہے تو
رہا گھر پر میرے بے آب و دانہ
بالعوض اس خطا کے تین بر تو
وہی لے مانگ جو خواہش ہو تیری
کرا س قرضہ سے تو مجھکو سبکدوش
پسر دیکھکر یہ مہربانی
پتا با خشم و من از نسل گوتم
سے مجھے ہو روبرو اون کے نہ ذلت
جو بخشش کبھی بوقت دمیسانی
وہ ہو مانند سابق کے محبت

وہی ہوتا ہے اس دنیا میں پالی
اور اوسکو یہ تواضع ہو نہ حاصل
سبب سے اسکے ہو جاتی ہیں پامال
گئی نزدیک نچکیتا وہ سرتاج
کیا ہے برہمن میں تو نے ارپن
نہیں آنے کی جس کی تیتہ مقرر
بلاشک لایق تکریم ہے تو
خطائیں بخش کر کرشاد مجھے
تسلیم خم کرتا ہوں اسبا
میں ہوں متروض مجھپر بار ہے
نہ کھایا تین نشں دن تو نے کچھ
لے مجھ سے مانگ اے فخر بشر
عزیزا آشنائیں وہ جنسے ہو
نکرتا خیر اب اے صاحب ہو
کہا مرشد سے با شیریں زبان
نہ ہوں وہ مجھ سے اب ناراض
میں بیٹھوں روبرو با عز و حرمت
وہ دور ہو دل سے براہ مہر
عنایت معدلت الطاف و شفقت

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

یہی جانیں کہ نکھیتا پسر ہے
میری جانب سے دل شفاف ہووے
زبانی نامہ بر کے یہ خبر ہو
بایمائے خداوند طریقت
یہی بس ایک بڑی التجا ہے
یہ فرمایا کہ اے طفل خردمند
بذریعہ نامہ و پیغام اون کو
ذرا فکر اور اندیشہ نہ کر تو
قبل جانے سے تیرے نیک انجام
یہ سمجھی ہے مرا فرزند زندہ
ہوا خوش دل میں نکھیتا یہ سنکر
کہا اے مرشد با علم و دولت
جہاں پر ہر طرح ملتا ہے آرام
وہاں پر موت کا بھی ڈر نہیں ہے
جہاں مجھ بھی نہیں خوف و خطر ہے
رہائی اون کو ہے رنج و الم سے
نہیں ہے پاس اونکے کچھ غم و یاس
مہیا ہر گھڑی عیش و طرب ہے
یہ سب اسباب اسجا میں بہم ہیں

جو شاگردوں میں سب سے نامور ہے
مثال آئینہ وہ صاف ہووے
خطا بخشے مثال پیشتر ہو
ملول اپنے پدر سے با محبت
کیا وہ عرض جو مجھ مدعا ہے
رشی با خبر دل سے تجھسے ہو خورسند
کروں گا مطلع میں اسے تجکو خود
خوشی اور خورمی سے گر بسر تو
کرے وہ با مسرت خواب و آرام
تیری جانب سے ہوا اسکو نہ کھٹکا
لگا پھر مانگنے وہ دوسرا بر
جو دیدگ کرم سے حاصل ہو جنت
بسر کرتا ہے راحت سے صبح شام
کہ اون کو آگیا حق الیقیں ہے
نہ بھوکھ و پیاس نہ مرنیکا ڈر ہے
کنارہ کش ہیں وہ دنیا کے غم سے
نہیں حرص و ہوا و طمع و سودا میں
نہ خطرہ ہے نہیں رنج و تعب ہے
نئے نیکاں میسر دم بدم ہیں

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سبب کیا ہے بیاں فرمائیے آپ
جو پنہاں ہے عیاں فرمائیے آپ

کہا پھر یہ کہ اے اوستاد کامل
ہو جس کی وجہ سے یہ شورگس حاصل

دہ اگنی ہوتر آدمی کرم کیا ہے
کرو ظاہر جو ویدوں میں لکھا ہے

اوس اگنی ہوتر کا عمل مکمل
کہ جس میں ہر طرح آتش ہے افضل

بصد لطف و عطا فرمائیے آپ
کہ ہیں عالم ذرا فرمائیے آپ

بموجب عدل اوس پرم آتما کے
بہشت اوس یگ کرتا کی جگہ ہے

خوشی سے زندگی کرتا ہے حاصل
نہیں ہوتی ہے مدت تک مبدّل

خداوندا یہی بر دوسرا ہے
کہ جس کی مجھکو امید عطا ہے

یہ فرمایا جو ہے جنّت کی خواہش
بیان کرتا ہوں میں یہ علم آتش

اوس اگنی ہوتر کو میں جانتا ہوں
بگوش دل تو سن یہ چاہتا ہوں

یہی آتش ہے یہ مہر منوّر
یہی دیا یک ہے سب دنیا کے اندر

ترقی عمر کا باعث یہی ہے
ہر اک اجسام میں رونق ہے اِس سے

یہی باعث ہے پیدا اور فنا کا
سبب سے اِس کے یہ قایم ہے دنیا

اسی سے خواہشیں ہوتی ہیں پیدا
اِسی سے حرکتِ خوں ہے ہویدا

یہی ذی روح کی قوت ہاضمہ ہے
یہی بانی قوّت باصرہ ہے

اسی سے روح کی ہستی ہے قائم
اسی سے ہے جہاں کا دور دائم

اسی سے یگ کو حاصل ہے قوّت
کہ جسکی وجہ سے حاصل ہو جنّت

جناب کٹھ رشی درج ذہن سے
یہ ہیں گوہر فشاں طرزِ سخن سے

کہ نچکیتا کو بالکل علم آتش
سکھایا اوس رشی نے حسب خواہش

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہون کُنڈ اور دیا ہی کا حسب الحصر
بالطاف وکرم یم راج نے سب
سُناتھا جو بیاں وہ کردیا سب
خردمندی پہ اوس کی آفریں کر
تجھے دیتا ہوں اے شاگرد افضل
اوسی کے یہ بھی تو ہمراہ لے جان
وہ اگنی نام سے تیرے ہو مشہور
قبول اسکو کر اے آرام جاں تو
جو تینوں آشرموں میں کوئی انساں
اوسی میں آہوتی کو ہے چڑھاتا
جو اوستاد اور ماتا اور پیتا سے
کیا ہے برہمچریہ جس نے حاصل
پڑھی ہو وید ودّیا جس نے ساری
گرہست آشرم میں پھر ہوتا ہی داخل
پھر اوس وقت معین پر وہ انساں
پھر اوس کے بعد وہ مرد خردمند
جسے کہتے ہیں سنیاسی بشر سب
فنا کرتا ہے وہ دنیا کی لذت
فقط وہ برہم میں رہتا ہے قائم

وہ اگنی ہوتر و منتر و خشت و تیج کا
بتایا ہر طرح معنی و مطلب
وہ نچکیتا نے اوسنے منتر و مطلب
کہا یمراج نے ہو شاد و خوشتر
طریقہ جسکا بتلایا مکمل
مکرر بر تو اے ذی جاہ لے جان
رہے جنت میں تو دل شاد و مسرور
ہو لطف زندگی سے شادماں تو
اوس اگنی ہوتر کو کرتا ہے ایجاں
وہی ہے ناچکیت اگنی کھانا
بخوبی وید ودّیا کو پڑھی ہے
ہوا ہے درجۂ اعلیٰ میں داخل
وہی ہوتا ہے پورا برہمچاری
کری ہے دولت و اقبال حاصل
کرے ہے دان پہ سمت حاصل نمایاں
طریق یوگ کا ہوتا ہے پابند
ہو جس میں ترک فعل و مال و مطلب
امید و بیم و خواہش رنج و الفت
ہے جسکی ذات اننت دست و دائم

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اُمید پھل فنا کرکے وہ کامل
وہ جیون مکت ہو دنیا کے اندر
وہی تر نا چکیت اسے طفل ذی ہوش
جمع کرتا ہے گیہ آدکیا کے پھل کو
موافق میرے کہنے کے بصد جوش
نہیں کچھ پیش آئی اسکو مشکل
بیان یہ کردیے اسباب جنت
ترے ہی نام سے آنند ہو مشہور
ہوا اب ختم یہ بھی دوسرا بر
کہو اب خواہش تیسرا بر
کیا یہ عرض نچکیتا نے اوسدم
یہ فرمائیں کہ ہے یہ آتما کیا
کوئی کہتے ہیں یہ کچھ بھی نہیں ہے
پس مردن کے اجسام میں بھی
پھر اوسکو ملتی ہے کیا دوسری جا
جو رہتا ہے یہ فرمائیں وہ ہے کیا
کوئی کہتے ہیں یہ بالکل فنا ہے
یہ مجھکو علم روحانی بتاؤ
زرادہ عدل والطاف و سخاوت

جہاں میں شانتی کرتا ہے حاصل
گذر کرتا ہے اپنی زندگی بھر
مسرت اور قناعت سے ہم آغوش
جو تینوں آشرموں میں اسے نیکو خو
عمل کرتا ہے وہ اسے صاحب ہوش
وہ بعد از مرگ ہو جنت میں داخل
تیری خواہش یہ سہر تھی جسکی نسبت
کرے اس نام کو ہر شخص منظور
کہ جسکو تو نے مانگا تھا مکرر
کردں ظاہر ہیں اوسکو بھی سراسر
کہ اسے سنسار اتر داسے ہر دو عالم
یہی رکھتا ہوں اب دل میں تمنا
کہ سکو اس کی ہستی کا یقین ہے
وہ ہے کیا جو نہیں رہتا ہے باقی
کسی شبہ ہے اوسپہ یا بالکل فنا کا
یہ اسرار مخفی مجھپہ ہو یدا
کسیکو ہے یقین اسکی بقا ہے
کہ جس سے شانتی حاصل ہو مجھکو
سو تم بردان ہو مجھکو عنایت

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

یہہ تجکیتا ہے سنکر تیسرا بر
کہ یہ بر ہے نہایت سخت مشکل
بہت علما ہوئے پہلے ہی حال
ادنہیں بھی اس میں شک باقی رہا ہے
کیا ہے ہر طرح بیں فکر اور غور
یہ ایسا علم ہے باریک و برتر
تو مانگ ایسا نہ اب بر دان مشکل
جو آسانی سے مجاوے وہ لے تو
اگرچہ ہوں میں اب مقروض تیرا
کہا شاگرد نے اے صاحب جاہ
یہ ایسا رمز ہے باریک و افضل
کہ نہہ یہ دیوتاؤں نے نہ پایا
بلاشک ہر طرح ہے اسکو عظمت
بجز ذات مقدس اور کامل
یہی بر دان مجھکو دیجئے آپ
جناب مہرشی اسرار حقداں
تو لے مانگ اب نبیران و پسر کو
بہت سے فیل و اسپان سبک رو
تو سب کچھ مانگ لے ای فخر انساں

یہ فرمانے لگے وہ پاک برتر
نہیں آسان کرنا اسکا حاصل
وسے حاصل ہوا نہ علم کامل
حقیقت میں یہ کیا شے آتما ہے
کہ جانیں آتما کو ہم کسی طور
حصول میں ہے اسکی شک برابر
یقیں ملتے نہیں ہو جسکے نہ کامل
مجھے تکلیف زیادہ تر نہ دے تو
نہ مانگ اوسکو دیا مجھکو نہ آتما
بزرگ و نیک سیرت دانش آگاہ
نہ اسکو کر سکے علما مکمل
سمجھ میں عالموں کے بھی نہ آیا
ہے سب دیوتاؤں میں اسکو فضیلت
کہاں ملجائے گا جس سے ہو حاصل
عطا کرکے معزز کیجئے آپ
یہ فرمانے لگے باعزت و شاں
کہ جن کی سو برس کی زندگی ہو
وہ گاوان و زر و سیم و گوہر کو
جو ہو دیں دہر میں عشرت کی ساماں

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کوئی دے مانگ مجھ سے بر اعظم
درازی عمر کی چاہت اگر ہو
زر و مال و گہر اقبال و دولت
ہو جسکا ملنا انسانوں کو مشکل
جہانتک عیش و عشرت کے ہیں ساماں
سوار رتھ زنان سیم پیکر
معہ سامان و ساز و رقص و نغما
رضا جو طاعت و خدمت میں یکسر
کہاں ایسے زنان ماہ طلعت
ہر اک انسان کو ہوویں میسّر
جو یہ دیتا ہوں میں حوران گلفام
وہی لے تو کہ جو تیری رضا ہو
ہر اک اقسام سے اوسکو نبھایا
کہا یہ شان اور اقبال و دولت
یہ سامان طرب اور جاہ و حشمت
فنا ہیں موجب رنج و تعب ہیں
کمال و گیان کو کرتے ہیں زائل
مجھے کرپا سے اپنی دیجئے آپ
جو ہے سب عیش و عشرت سے پیارا

خوشی سے کر تو اوس پر راج دائم
بڑھاؤں حسب خواہش زندگی کو
عزیز ہو جو وہ لے مجھ سے بکثرت
باز اوے تو گر اب اسکو حاصل
تجھے دیتا ہوں میں اے راحت جاں
مثال حور رشک ماہ انور
جمال و صورت و سیرت میں یکتا
عطا کرتا ہوں تجھکو اے خردور
حسین و پارسا و نیک سیرت
برائے خدمت اے شاگرد برتر
رکھو خدمت میں تم اسے نیک انجام
ولے پوچھو نہ علم آتما کو
ولے اوس کی سمجھ میں کچھ نہ آیا
یہ اولاد و زنان و خوبصورت
یہ ملک و مال و تخت و بادشاہت
مثال مار و مثل نار سب ہیں
نہیں آنند مکتی کے مقابل
وہی اوپدیش مجھکو کیجئے آپ
نہانی راز اوس پرماتما کا

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سزا جوئی بداں اے عدل گستر
جو دیتی ہیں یہ حوریں رشک گلشن
مبارک آپکو یہ تاج اور تخت
مبارک آپ کو یہ تاج اور رنگ
مبارک آپ کو حوران جنّت
ترقی عمر اور اقبال و دولت
کہاں آنند مکتی لائز آ نی
طمع سستی ہے گو چشم خرد ور
جہاں کے نعمت و دولت سبی کامل
لہذا مجھکو اس کی فکر کیا ہے
ملیگی آپ کی کرپا سے ساری
محافظ جب تلک ہیں خود بدولت
اسی سے میں نہیں یہ چاہتا ہوں
کہ یہ سب ملتی ہی رہتی ہیں دائم
تمنا کرتے ہیں یہ سب صحبت زن
بڑھاپا اور کہن سالی سے بچکر
بُری حالت جو اس وجسم کے جاں
بنائی بد سمجھکر عقل مند ان
دروغ و راست کی کرتے ہیں پہچان

وہی اسرار حق مجھپر عیاں کر
سواری اور باجوں سے مزیّن
مبارک آپ کو یہ ساز اور رخت
مبارک آپ کو یہ نغمۂ و چنگ
مبارک آپ کو یہ شان و حشمت
بہت کم ہیں کہاں انکی یہ وقعت
کہاں یہ عمر سو دو سو برس کے
وہ لے تھا دور تر وہ نیک اختر
نہیں کرتا کوئی تسکین حاصل
جو درشن آپ کا مجھکو ہوا ہے
جو ہونگی عیش حصہ میں ہماری
ہے نفس و جسم میں چلنے کی طاقت
یہ بیشی عمر کا بر مانگتا ہوں
موافق کرم ہر انسان کو ہر دم
بشر کا علم و حلم و رنگ و روغن
لیاقت حکمت ہونے کی سمجھکر
نہیں ہوتے ہیں گیانی اُنکی خواہاں
نہیں بہنتے وہ ہوتے ہیں گریزاں
ہمیشہ راست بازی کی ہیں کوشاں

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

یہ دل اشیاء فانی پر لگانا / بھلا کرتے ہیں کب تسلیم دانا
لہذا مجھکو اے مہاراج ہمراج / وہ علم آتما فرمایئے آج
نہیں ہے یا کوئی یہ آتما ہے / اگر ہے تو کہاں ہے اور کیا ہے
اسی افکار میں دانا و علماء / لگے رہتے ہیں سب عقلا و فضلا
جو حالت موکش کی لا انتہا ہے / اور اس میں گیان و فکر آتما ہے
وہی نا چیز کو بتلایئے آپ / وہی کر پائے اب فرمایئے آپ
جو یہ کہنے نہ قابل اور خفی ہے / بجز اس کے نہیں خواہش مری ہے

پرتھم بلی تمام اب ہو چکی سب
بیان کرتے ہیں راز آتما اب

## پہلی بلی ختم ہوئی

ہوئی اساگرد سے وہ وعظ پرداز / لگے روپوش کا کرنے وہ آغاز
کہ سریہ اور پریہ دو طریقے / چلے آتے ہیں دنیا میں سلف سے
پریہ کا ہے گر آغاز پیارا / ولے اوسکا نہیں انجام اچھا
جہالت کے سبب ہر مرد سادہ / سمجھتا ہے نہیں اوسکا نتیجہ
بلا تحقیق لاتا ہے عمل میں / پھنسا رہتا ہے پریہ کی شغل میں
کہ ہیں مخلوق میں دونوں میسر / وہ کرتا ہے برا اچھا سمجھکر
سمجھتے ہیں نہیں اسکو وہ جاہل / پریہ کے سدا رہتی ہیں غافل
ہیں جو انساں عالم اور خردور / خرد اونکی ہے نہایت پاک و برتر

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

وہی اس کام کو پہچانتے ہیں
عزیز دخوشنما خوش ذائقہ کے
اوسے لیتی ہیں جو ادنیٰ سے ہی افضل
جو ہیں سادہ وہ اس دنیا کی دولت
حفاظت میں لگے رہتے ہیں دائم
ہمیشہ لذتوں کے ہیں وہ پابند
طمع ہیں عورت وفرزندوزر کی
یہ محسوسات نفسانی کی زنجیر
مقیّد اس میں ہیں انساں بکثرت
تو بیشک لایق و فایق پسر ہے
یہ عیش و عشرت و اجلال سارے
فنا ہیں کل نہیں ان کو بقا ہے
یہ اچھے اور بُرے دونو طریقے
ہیں دونوں مختلف مثل شب و روز
لگا ایک ہے شر میں بشر کو
دودم باریک وا نفصل تلمم ایشور
یہی مانا ہے پہلے عالموں نے
میں نچکیتا کو اچھا جانتا ہوں
پھنسا ہے گہر نہ دنیا کے بھنور میں

وقائق اور حقائق جانتے ہیں
نہیں کرتے ہیں وہ خواہش ذراسی
وہ خواہش میں سر یہ کے ہیں ہر پل
جمع کرتے ہیں یا رنج و مشقت
سمجھتے ہیں اوسے آرام قائم
اسی خواہش میں رہتے ہیں وہ انند
نہ آیا تو سمجھکر اون کو فانی
نہ تجھکو کر سکے پابند و تسخیر
پھنسا اسمیں نہ تو کے تو نے نفرت
گرامی مرتبہ عالی گہر ہے
جہاں کی دولت اقبال سارے
بظاہر خوب ہیں باطن بُرا ہے
خلافت آپس میں رکھتے ہیں سلف سے
یکے تاریک دویم شمع افروز
جو اسونکی حسوں میں اے نکو خو
بشر کے دل کو کرتا ہے منور
محقق و بدواں دعا۔ فوں نے
سبھکی ست است کا مانتا ہوں
نکل بھاگا نہ آیا شور و شر میں

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

یہ فرماتے ہیں پھر وہ اہل عرفاں
نہیں وہ جانتے اوس اصلیت کو
وہ بے علمی کی تاریکی کے باعث
خودی سے آپکو فاضل وہ جانیں
محبت دنیوی کے بس میں ہوکر
چلا کرتے ہیں مثل کور چشماں
نہیں ہے ست اسّت کا گیان اسکو
یہ فکر مال و زر دل میں بھرا ہے
کہ یہ مال و متاع و دولت و زر
پس مردن نہیں رہجائیگا حیف
یا اسکو زندگی میں جور و غدار
وہ ایسے ہی سدا رہتی ہیں مخمور
جو ایسے شخص ہیں بے علم و اگیان
ہیں جپ اور تپ وغیرہ کے جو سادہن
نہ وہ للّات دنیا ترک کر کر
وہ اگیانی اسی عیش و طرب پر
سمجھتے وہ نہیں پرلوک کیا ہے
نہیں وہ جانتے بدلہ خطا کا
نہیں آواگون کا کچھ عقیدہ

جو ہیں بے علم اور ناحق شناساں
حقیقت میں وہ کیا شے ہیں انکو خود
ہیں لہو و لعب دنیا میں ملوث
نہایت عالم و پنڈت وہ مانیں
بلا سمجھے وہ اوسلٹے راستہ پر
ہے بے علمی سے دل انکا پریشاں
جہاں میں کور باطن جان اوسکو
جہالت سے ملفظ آمتا ہے
جو محنت سے کمایا ہے یہانپر
نہ ہرگز کام ہمارے آئیگا حیف
نہ کر دیویں کبھی برباد و مسمار
نشانی فکر میں غمگین و رنجور
نہیں ہوتا ہے اون سے برہم کا گیان
لگاتے ہیں کبھی ان میں نہ وہ من
ایشور گیان میں ہوتے ہیں تت پر
لگے رہتے ہیں بہبودی سمجھکر
کہ ہیں ہم کون کسکا آسرا ہے
نہیں کچھ خیال ہے اونکو سزا کا
سدا رہتے ہیں وہ پابند دنیا

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

خطا کرتے ہی رہتے ہیں ریاکار
یہ فرماتے ہیں پھر وہ عدل گستر
بہت لوگوں کو سننے کو میسر
جو سنتے بھی ہیں اس کے وصف اکثر
نہیں پاتے ہیں وہ اُس آتما کو
کروروں میں کوئی اک مرد عاقل
عجائب نر ہے اس دُنیا کے اندر
جو اس گیان کو کرتا ہے حاصل
یہ علم آتما باریک و افضل
ہو اس دنیا میں کتنا ہی خردمند
نہایت بہتر و باریک تر ہے
جو یوگی تارک الدنیا ہوا ہے
ہے اوسکا پاک و صاف آئینۂ دل
وہی شاگرد کا اوستاد کامل
اُٹھا سکتا ہے ان سے اعتراضات
بتا سکتا ہے راہ راست اوسکو
نہ ہو گر اعتراض اوسپہ نمایاں
یہ فرماتے ہیں پھر وہ عالم کل
اے نچکیتا مرے شاگرد پیارے

سزا پاتے ہیں پھر وہ زشت کردار
بصد لطف و عنایات فزوں تر
نہیں ہوتا ہے وہ پربرہم ایشور
نہیں ہوتا ہے وہ پھر بھی میسر
اننت و ہمہ داں پرماتما کو
عجائب رمز بتلانے کی قابل
پرم کرپال انبا شے میں تت پر
ہے وہ بھی شاذ و نادر مرد کامل
سمجھ سکتا نہیں با جیت عقل
نہیں حاصل ہوا اوسکو برہم آنند
حصول اسکا نہ آساں اے پسر ہے
اور اوسکا آتما میں دل لگا ہے
کیا ہے آتما نے اسکو حاصل
کرا سکتا ہے من و تایم بمشکل
دکھا سکتا ہے وہ کشف کمالات
لگا سکتا ہے اوسکے برہم میں لو
تو کر سکتا ہے حاصل برہم کا گیان
بصد الطاف و باشان تجمل
خرد جو تجھکو گئی ہیں نے عطا ہے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

نہ اسپر معترض ہو نا کبھی تو
تو اے شاگرد ہے پیارےسے پیارا
علیحدہ اعتراضوں سے جو یہ گیان
وہ افضل گیان کا ہو کر معاون
ترا یہ گیان استقلال پر ہے
یہ اوتم گیان اور استقلال ترا
کوئی شاگرد دیگر آتما جو
گذارش ہے یہی پرم آتما سے
ہو خواہاں مثل تیرے آتما کا
کہاں پھر دولت و حشمت و اقبال
نہیں ہیں مستقل یہ جانتا ہوں
کبھی ان میں وہ نور لایزالی
نہیں انسان کو ہوتا میسر
اسے نچکیتا کہا ہے جو طریقا
بتایا اگنی کو اوروں سا مگر ہی کو
نہ ہو جیسے دیہ اقدس روز مرہ
پھر اوسکے پھل کی کچھ خواہش نہ کرنا
جو ویدک کرم کو کرتا ہے دائم
اور اسکے گن اوسکا پستہ ہو کر

نہ اسکو ترک کرنا اے ذکی تو
نہایت لائق و فائق ہمارا
کسی لائق کو دیوے کوئی ودوان
کرے پاک و مصفا شیشہ من
دعا میری یہ اے نور بصر ہے
ہو پورا اے پسر یہ ہے تمنا
ملے مانند تیرے اے نکو خو
ہو واقف اور بھی اس آتما سے
یہی ہے سروپاپک سے تمنا
فنا ہیں سب جہاں کے یہ زر و مال
نہیں میں غیر قائم مانتا ہوں
تغیر سے بری و غیر فانی
ہوا ہے یہ مجھے تحقیق و اظہر
ابھی میں سے وہ اگنی ہوترو یگ کا
چڑھانا آگ میں اوس آہوتی کو
وہ اگنی ہوتر آدی کرم کرنا
سمجھنا روز مرہ فرض اپنا
خرد ہو پاک اوسکے من ہو قایم
قدیمی برہم میں ہوتا ہے تت پر

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہے نچلیتا تو غایت نیک خصلت
ہوا تو صحبت زن سے گریزاں
ہو جس کی وجہہ سے مخلوق پیدا
ہوا شیدا نہ تو اوس سلطنت کا
کہ جسکا کل عالم مدح خواں ہے
ہوا کرتا ہے جس میں یگ مشہور
تمام عالم کے جس میں حشمت و جاہ
ہے سب دُنیا میں اوسکی بادشاہت
یہ سب لذآت دُنیاوی ہیں جتنے
اونہیں تو دیکھکر لقمہ فنا کا
زبوں انجام اون کا دیکھکر تو
جو علم و فضل میں یکتا ہی انساں
حواسوں سے حسوں کو وہ ہٹاکر
لگاتا ہے نہیں من اندر یوں ہیں
حصول یوگ سے کرتا ہے حاصل
حواسوں کی شناسا سے بری ہے
جو انتشکرن اور جیو آتما ہے
وہ جسم و عقل میں ہر دم ہے قایم
جو ایسے آتما کو جانتا ہے

کہ یکسو من ہے تیرا صاف طینت
کیا ترک عیش اور عشرت کا ساماں
ہوا اوسکا نہ تو زنہار شیدا
ہوا خواہاں نہ ایسی ملکیت کا
وہ تخت جسکر درتی بیگماں ہے
بنا ہم راجسوا سے با خبر دیور
ہیں موجود ہر گھڑی اے دانش آگاہ
عظمت شان و شوکت جاہ و حشمت
سب ہی حصہ میں آجاتے ہیں اوسکے
مرقع غلطی و سہو و خطا کا
پھنسا نہ اس بلا میں اسے پسر تو
اور اوسکا مستقل ہے دھیان و گیان
کرے قایم ہی من کو آتما پر
پھنساتا ہے نہیں دل خواہشوں میں
کہ جسکا جاننا ہے سخت مشکل
اگر موجود ہے لیکن خفی ہے
خفی ہے ان میں اور جلوہ نما ہے
ہر ایک جا ہے منور نور دائم
دوامی اور نتیامی مانتا ہے

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

وہ بحر شور کے مانند انساں
نہیں ہے دوست و دشمن کوئی اوسکا
اگر اوستاد کامل سے وہ انساں
پذیرا کر قواعد کے موافق
تو اپنی آتما میں دھیان کر کے
وہی عامل بموجب حکم کامل
اوسی پرماتما میں ہو کے واصل
اے نچکیتا! ترا یہ خانۂ دل
تجھے میں اوسکے قابل جانتا ہوں
اوس اچاری سے نچکیتا یہ سُنکر
جو ویدک دھرم کے پہل اور ساد ہن
بجز اس کے نہ کرنے کے ہے قابل
کیے ہیں سب وے ان سے علیحدہ
یہ چھوٹی اور بڑی اشکال دنیا
سبب کل اور یہ اسباب سارے
جو ان سے گاہ وابستہ نہیں ہے
زمانہ ماضی و مستقبل و حال
علیحدہ ہے جو اسوں کی حسوں سے
وہ شئے فرمایئے با مہربانی

سدا متحمل و قایم ہے یکساں
نہ ہو اوسپر اثر عیش و تعب کا
سمجھکر اور سنکر حال یزداں
عمل کرتا ہے ہردم وہ محقق
کرے ہے وصل اوس پرماتما سے
عمل سے ہے جو خوش کرنیکے قابل
پرم آنند کو کرتا ہے حاصل
ہے بیشک برہم کے رہنے کی قابل
بلاشک وصل ہو یہ مانتا ہوں
ہوا گویا کہ اے کارل رکھیشوا
کئے ہیں آپ نے ہر طرح روشن
ثمر رنج و محن جسکا ہو حاصل
جو ہے وہ برہم میں اوسکا ہے عمل شیو
جہاں میں جسقدر بھی ہیں یہ اشیا
جو ظاہر اور مخفی ہیں جہاں کے
ہر ایک شئے میں ہی آلودہ نہیں ہے
نہیں کرتا ہے جب بہر قبل او رقا
بری ہر چیز سے ہے جو کوئی رشتے
ہو بیا ایکبحدہ راز نہانی

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

1616 9344

0.9/2

اب اوس شاگرد سے وہ صاحب علم
جو حرف ادم ہے اسم معظم
اوسی کے واسطے عزوا وکامل
اوسیکو اس طرح کہتے ہیں علما
ہمیشہ برہم چرج آشرم میں دواں
قواعد اور فرائض کو ادا کر
اوسی ایک اوم پد کو باطریقا
یہی پد اوم ہے خلقت میں و پانک
بلاشک برہم ابناشی یہی ہے
یہی ہے سب سے اعلی ادم اچھر
اسی کو واچیہ واچک جان کرجو
اگر وہ چاہے اس دنیا کی لذت
ہو خواہشمند وہ پرلوک کا گر
یہ ہے پہلی قسم کی جو پرستش
یہی ہے سب سے بہتر آتمک گیان
اسی سے مقصد وعیش ومسرت
اسی سے برہم کو پہچان کردہ
بری، ہوتا ہے سب رنج و محن سے
مسرت دائمی کو کرکے حاصل

ہوئے گویا باستقلال وباحلم
اوسیکا ذکر ہے ویدوں میں پیہم
عبادت اور صداقت کے ہیں عامل
کہ افضل اونکار ہے نام اوسکا
اوسی ایک برہم کے رہتے ہیں جو یاں
رہا کرتے ہیں دایم شادوخوشتر
بیان کرتا ہوں تجھ سے مختصر سا
اسی کو جاننا تم واچیہ واچک
نہیں ہے اس سے افضل اور کوئی شی
نہیں ہے اور کچھ بھی اس سے برتر
لگاتا ہے اوسی پربرہم میں لو
ضرور اوسکو میسر ہو بہ عجلت
وہاں کی اوسکو نعمت ہو میسر
بہت بہتر ہے کر تو اسکی خواہش
اسی کا تجھکو رکھنا چاہئے دھیان
حصول ہوتے ہیں انساں کو بکثرت
اننت و سرویاپک جان کردہ
ہو ساکن برہم میں وہ ساتھ من سے
وہ ہووے برہم کی خلوت میں داخل

पुस्तकालय
CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پرستش کے یہاں ہوتا ہے قایل
بوقت اولیں وہ تیسرا بر
کہ بعد از مرگ کیا رہتا ہے باقی
کیا تھا اوس نے دو لو آتما کو
بتایا گیان اوسکو آتما کا
دوبارہ پھر براہ لطف و الطاف
وہ اول تین منتروں سے کہا تھا
تولد سے بری یہ آتما ہے
نہ مرتا ہے کبھی یہ جسم کے ساتھ
نہ اس سے ہو کوئی اولاد پیدا
نہ ہرگز مادہ اسکا سبب ہے
اجنما اور ہمیشہ آتما ہے
نہ گھٹتا اور بڑھتا ہے گہے بیچ
اگرچہ جسم میں موجود ہے یہ
فنا ہوتا ہے جب یہ جسم خاکی
ہر اک مغرور دل میں جانتا ہے
جو مارا جائے گا یہ جانتا ہے
نہیں وہ جانتے ہیں اصلیت کو
نہیں ہتیار اسکو کاٹتا ہے

فدا کرتے ہیں اوس پر جان اور دل
جو نچکیتا نے مانگا تھا سہ کرہ
نہیں رہتا ہے یا رہتا ہے کچھ بھی
یہ جان جسم اور پرماتما کو
اننت و نت و ست پرماتما کا
کہیں گے راز ہر دو آتما صاف
یہ دو منتروں سے کرتے ہیں ہویدا
نہ مادے جسم سے پیدا ہوا ہے
یہ پیدا ہو کبھی نہ جسم کے ساتھ
نہ ہو یہ مادے شے سے ہویدا
یہ صورت شاذ و نادر اور عجب ہے
نہیں اسکو فنا دایم بقا ہے
ہمیشہ آج کے مانند ہے یہ
ولے مخفی ہے اور مفقود ہے یہ
ولیکن آتما رہتا ہے باقی
کہ میں نے قتل کی یہ آتما ہے
کہ بیشک آج قتل آتما ہے
اس ازلی روح کی کچھ ماہیت کو
نہ یہ خود بھی کسیکو مارتا ہے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جو ہے باریک تر سب سے نہایت
بیاں ہے خاصکر پرماتما کا
وہ ہر اجسام میں ہر دم ہے قایم
حواسوں میں سماتا وہ نہیں ہے
لہذا لاشبہ باریک ہے وہ
محیط کل وہ پرماتما ہے
ہر ایک اشیا میں ہے وہ سر بسر یک
بڑے سے ہے بڑا لاانتہا ہے
ہر ایک ذی روح کے ہردے کے اندر
بجا ایسے برہم کو دنیا کے اندر
تو اوسکو چاہیئے بے لوث ہوکر
ہمیشہ نیک عمل کرتا رہے وہ
وہی ہے مستقل مسرت جہاں میں
سدا رکھتا ہے اندر کو نظر وہ
ہوا آزاد ہے رنج و محن سے
عظمت آتما کی جانتا ہے
یہی کرتے ہیں پھر یم راج ظاہر
وہ ہے سرد نر اور ہے سرو دیا یک
کوئی بتلا جائے گر منزل بہ منزل

وہ فرماتے ہیں اوسکو باصراحت
نہیں باریک جس سے کوئی ذرا
حواسوں سے بری رہتا ہے دایم
حسوں میں وہ کبھی آتا کہیں ہے
خرد سے دور ہے نزدیک ہے وہ
زمین و آسماں سے بھی بڑا ہے
نہیں اوس سے علیحدہ کوئی ہستیاں
عظیم الشان ہے لیکن چھپا ہے
ہے ایک گوشہ میں اوس کی جا تو پر
سمجھنے کی بشر خواہش کرے گر
امید پھل کو دل سے اپنے دور کر
جہاں کے عیش و غم دونوں سے وہ
نہیں پھنستا حسوں کی درمیاں ہے
تعلق ظاہری کو چھوڑ کر وہ
وہ عالم تشدہ بدی اور [illegible] سے
محیط جملہ عالم مانتا ہے
جو ہیں سب راز پوشیدہ سے ظاہر
اسی سے ہے یہاں اور آتما کا
وہاں وجود یا سے ہوئے کا [illegible]

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

وہ پھر اسرار دان راز مخفی
بحالت خواب یہ روح مقدس
علیحدہ اندریوں سے کرکے من کو
ہر ایک جا من کے طاقت سے رواں ہو
اگر ہے جسم میں بالذات قایم
جو اس چیتن جلوہ سے ہے مشغول
وہ پرمیشور ہے اور آنندمے ہے
اور ہے اس جسم میں جیو آتما جو
ہے اسمیں سکھ و دکھ نفرت و رغبت
علاوہ مکت کے زنہار زنہار
جہانتک بھی ہیں یہ انسان و حیوان
وہ سب کے جسم میں دیاپک ہے ہر آن
اچل ہے اور ہمیشہ ایک رس ہے
جو اس لاانتہا دیاپک کو جانے
نہ پرمیشور پہ بھاشے عیاں ہو
کوئی ہو شاستر داں کتنا ہی قابل
اسے ہووے نہ یہ دولت میسر
وہ کرسکتا ہے حاصل اسکو انساں
وہ اپنے دل سے اور قول و عمل سے

بیان اس روح کے کرتے ہیں ستی
قدیمی سنسکاروں سے ہو بے بس
بھوگن میں پھنسا کر اپنے من کو
یہ انتہکرن سے جلوہ فشاں ہو
ولی رہتا ہے اوسکا دور دایم
نہیں معلوم جسکا عرض اور طول
ولی آنند دنیا سے پرے ہے
ہمیشہ بھوگتا ہے دکھ و سکھ کو
قدامت سے یہی ہے اسکی عادت
نہیں جانے کوئی بھی اسکے اسرار
چرند اور پرند باغ و بستان
بلا جسم و نشاں رہتا ہے یکساں
نظام دنیوی بس اوسکے بس ہے
وہ عالم کچھ غم دنیا نہ جانے
نہ بندہ وہ غفلت سے اوسکا بیاں ہو
نہ رکھتا ہو اگر وہ ایک سو دل
نہ ہو پربرہم کی وصلت میسر
نہ ہووے دل کبھی جسکا پریشاں
ہو یکسو قایم اپنے من کو کرکے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اوسی کی استوتی اور پرار تھنا میں
لگاتا ہے جو وہ اپنا سدا دل
تو اوسکا صاف ہو کاشانۂ دل
اوسی سے برہم سے ملنے کے قابل
اوسی کے دل ہیں وہ جلوہ نما ہو
جو انساں چوری و چھل اور کپٹ سے
دل اوسکا زشت کاری سے بھرا ہے
غرض جس کی مخالفت سلف سے
ہوا ہے جو نہیں ان سے علیحدہ
اوسے روشن نہ ہو زنہار زنہار
جو بس میں اندریوں کے ہو کے مدہوش
ہے اوسکے دل میں پیدا اضطرابی
نہیں ملتا اوسے وہ پاک و برتر
یقیں جسکو کسیکا بھی نہیں ہے
یا دل میں بھرم سا رہتا ہے دایم
اوسے ہرگز نہیں ہوتا ہے درشن
کبھی ہوتا نہیں من شانت جسکا
لگا رہتا ہے چاہت میں ثمر کے
نہیں پاتا ہے وہ اے طفلِ دانا

اوسی کی عظمت و حمد و ثنا میں
اوسی کی یاد میں یا دھیان کامل
مبترا ہوگئے ہے خانۂ دل
اوسیکا پاک ہے آئینۂ دل
دکھا دیتا ہے اپنا نور اوسکو
دروغ و جہل و بدکاری سے پر ہے
وہ کرتا کار بد اور ناروا ہے
بموجب بید کے اور شاستر کے ہی
اوسے حاصل نہیں ہوا اوسکا جلوہ
وہ ہے بد اور گنہ گار و خطاوار
حسوں کو اونسے کرتا ہے ہم آغوش
لگا رہتا ہے خواہش میں وشے کی
رہے چاہت میں وہ مدت تلک گر
نہ خالی ہے من اوسکا شبہ و شک سے
کبھی ہوتا نہیں من اوسکا قایم
نہ اوسکے دلمیں ہو وہ جلوہ افگن
ہوا ہے وہ نہ خواہش سے مبرا
بھرے دلمیں ہے خواہش سیم و زر کے
ذرا بھی راز اوس پرماتما کا

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

حسوں کی خواہشیں موقوف کرکر
اور اون کو رنج کی صورت نظر کر

بشر ویراگ میں ہوتا ہے قایم
تمنا موکش کی رکھتا ہے دایم

وہ پاسکتا ہے اس جان جہاں کو
وہ کرسکتا ہے حل رازِ نہاں کو

جب آجاتا ہے وہ روزِ قیامت
تو اس دُنیا کے یہ سامان و قامت

فنا ہوتے ہیں سب دار الفنا میں
سما جاتے ہیں اس پرماتما میں

برہمن چھتری دونوں سمائیں
مثال طعام سب اوس کے شکم میں

سماتا ہے شکم میں اوسکے ہر فرد
کہ جیسے بھات پر ہیسہ روغن زرد

یہ مر تو بھی فنا ہوتا ہے اوسدم
جب ہوتا ہے فنا یہ سارا عالم

جو حالت برہم کے ہے لایزالی
قدیم و لافنا و غیر ثانی

ہمیشہ ایک رس اور لاتغیر
پاسے جیسا بھی اور ہے جسطرح پر

بجز اوس ذات کے ہووے نہ اظہر
جو جیون مکت ہے دُنیا کے اندر

وہ نرگن ہے نراکار و امر ہے
اننت دوسرو دو پایک ہے اجر ہے

لہذا کون بتلاسکے ہے ایسا
بخوبی روپ اوس پرماتما کا

اشارہ سے بتا سکتا نہیں ہے
حقیقت صاف پا سکتا نہیں ہے

## دوسری بلی ختم ہوئی

ہوا اب دوسری بلی کا انجام
ہے جسمیں راز مخفی اے نکو نام

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جناب مہر سے ذی علم و ذی شان
یہ برہم و جیو دونوں ایک جا ہیں
جو پھل بھوگے ہے جیو اعمال کے یہ
جو یہ جیو آتما کرتا ہے اعمال
اونہیں پر برہم عالم دیکھتا ہے
یکے پاتا ہے پھل اپنے کئے کا
یکے ایکترا اور الپگھے جان
یکے تاریک ہے مانند دیجور
جو عالم برہم گیانی وید خواں ہیں
جو ہیں ترنا چکیت اگنی کے عامل
جنہوں نے پنچ اگنی کو تپا ہے
ہوں اور یگ کرتے ہیں جو دائم
اونہوں کا آتما یہ مثل پل ہے
سدا ہے دہرم سے جڑ کے جو پرتھک
ہوں ایسی آتما سے واقف ہی لوگ
جو دکھ سے پار ہونیکے ہیں خواہاں
انہیں پیارا ہے اور ہے سب سے برتر
ہیں ہووے شناسائی کی طاقت
پھر اب دانندہ رمزِ حقیقے

بیان کرتے ہیں ہر برہم و روح کا گیان
اس ہر دو سے میں خفی جلوہ نما ہیں
عمل کرنے میں خود مختار ہے یہ
بآزادی ہمیشہ راست و ابطال
بموجب کرم کے دیتا جزا ہے
دویم اوسکو کئے کا پھل بھوگا تا
دویم سروتر اور سرو گیہ لے جان
دویم پرکاش مثل روز پُر نور
وہ ایسا مانتے ہی بے گماں ہیں
نہایت فاضل و ذی عقل و قابل
اونہوں کا بھی یہی بس مدعا ہے
وہ گیان و یوگ میں رہتے ہیں دائم
اوترتے تجربہ دنیا کو ہیں اس سے
بشکل گیان ست اور سرو دیا یک
ہمیشہ کرکے اوسکا دھیان اور یوگ
جہاں میں عامل و دانا و ذی گیان
وہ انباشی و سرو آدھار ایشور
اوسے دہارن کریں یہ ہو لیاقت
بیان کرتے ہیں یہہ تمثیل رتھکی

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کہ یہ انسان کا ہے جو جسم خاکی
وہی ہے برہم صانع اسکا ہر طور
اسے مانند رتھ کے جان لے تو
ہے اسکو ایک رتھوان کی ضرورت
اوسے بُدھی سمجھہ تو اے خردور
اور ہے من یہ مثال باگ اسپاں
جو اس اسمیں ہیں گھوڑے بادرفتار
ہیں محسوسات مثل راہ یکسر
ولے خواہش ہے یہ جیوآتما کی
کہ اوس پرماتما سے ہو ملاقی
یہی جیوآتما کی ہے تمنّا
ولے رتھ میں جو چنچل بادیا ہیں
وہ ہیں یہ اندرئیں جیوآتما کے
تمام اس جسم سے مخلوط ہیں یہ
یہ سب من کے اشارہ سے ہمیشہ
انہیں میں جیو بھی ایسا پھنسا ہے
ہمیشہ ساتھ ان کے راہ بے راہ
ہے ایسا تابع فرمان انکا
اگر رتھوان ہے بدھی پاس اس کے

ہے اس کے دست قدرت نے بنا کے
بنایا ہے اوسی نے اسکو باغور
سوار اس میں ہے روح یہ مان لے تو
چلانے کے لیئے اسے ذی لیاقت
جو ہے اجسام انسانی میں برتر
کہ اس سے اسپ ہوں سب زیر فرمان
نہ جو روکے رکیں نہ زنہار زنہار
چلا کرتا ہے رتھ ان میں برابر
یہ بیٹھا ہے جو جسم رتھ میں مخفی
ملی جس سے بہت مدت ہے گذری
کہ درشن ہو مجھے پرماتما کا
مثال خیال د مانند ہوا ہیں
وشے میں جیو کو جو ہیں پھنساتے
نہایت تیز اور مضبوط ہیں یہ
چلا کرتے ہیں راہ جا و بیجا
کہ اوس پربرہم کو بھولا ہوا ہے
چلا کرتا ہے ہر جا مثل گمراہ
کہ جایز کرم کو اکثر ہے بھولا
ولے بیہودہ ہے اور بےخبر ہے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

وہ آجاتا ہے ان گھوروں کی بس میں
لہذا اندریاں مانند اسپاں
مثال رتھ معہ جسم آتما کو
پھنسا کر طمع و غیض و غضب میں
کیا قابو میں اپنے جس نے من کو
ہمیشہ ست اَست کا ہے سمجھدار
اور اوسکو امتیاز نیک و بد ہے
وہ بس میں کرکے اپنی اندریونکو
چلاتا ہے اونہیں راہ نیکو پر
اور ہے دُنیا میں جو انسان ریاکار
نہیں جس نے کیا اپنا بو میں من کو
وہ انساں شل رتھواں بیخبر ہے
ہمیشہ ہے خرد اوس کی پریشاں
حواس و حس کا تابع ہوکے بیعقل
سدا سے ہے جو یہ مخلوق فانی
اِسی چکر میں پیدا اور فنا کے
جو جہل سے اور کثیف سے ہے مبرّا
ہے عالم اور گیانی نیک خصلت
جو ہے پرماتما ملنے کے قابل

پھنسا رہتا ہے خود حرص و ہوس میں
جو ناشایستہ ہیں اور غیر شایاں
سمجھ والا ہے اور آزاد ہے جو
گرا دیتے ہیں بس غار لعب میں
ہے یوگ ابھیاس اور ویراگیہ میں جو
ہے عالم باعمل اور نیک کردار
وہ عالم عامل کا اسعد ہے
طرح شایستہ اسپان سبک رو
حصول کار میں ہوتا ہے خوشتر
غلاظت سے بھرا اور ہے گنہ گار
نہ روکا خوب گھوڑوں کے رسن کو
ہر ایک مقصد براری اوسکے رو ہے
وہ کب ہے ایسے جسم رتھ کے شایاں
نہیں کرسکتا حاصل برہم کا وصل
سراپا درد و رنج و غم کے بانی
چلا کرتا ہمیشہ وہ بشر ہے
ہے پاک صاف انتشکرن جسکا
بُرے افعال سے کرتا ہے نفرت
وہ اوسکے وصل کو کرتا ہے حاصل

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بری ہو وہ سدا رنج و تعب سے
پھر اوسکو رنج و غم دُنیا کا زنہار
جو ہے پاکیزہ دل جپ اور تپ سے
خرد بھی اوس کی اس ہار الفنا میں
جو کرتا ہے سدا پرمارتھ سادھن
جو ایسا کو جواں ہو پاس اوس کے
چلاتا ہے سدا راہ نکو پر
وہ انساں مرگ و پیدائش سے ہو پاک
جو سب سے افضل و افسر ہے ایشور
اوسے بیشک ہے وہ ہوتا ہی حاصل
یہ فرماتے ہیں پھر مہراج ذیشاں
کہ یہ جو جسم میں دس اندری ہیں
ہیں محسوسات ان کے ان سے برتر
خرد من سے بھی ہے باریک و برتر
مہت تت اس خرد سے بھی بری ہے
پرکرتی سے بری جیو آتما ہے
نہیں افسر کوئی پرماتما سے
جہاں کی آخری منزل یہی ہے
کیا ہے قاعدہ میں جس نے پابند

سزا وار مسرت دائمی ہے
ستا سکتا نہیں اسے نیک کردار
تمیز اوسکو دروغ و راست کی ہے
لگی رہتی ہے کارِ آتما میں
مبرا زنگ سے ہے شیشۂ من
تو باگِ من سے گھوڑے اندریوں کے
رہے وہ مقصدِ آقا میں تت پر
نجات دائمی پاتا ہے بے باک
جہاں ہاں خالقِ مخلوق برتر
وہی دُنیا میں ہے مکتی کے قابل
گرامی مرتبت اسرارِ حق داں
حواس ظاہری اور باطنی ہیں
پھر ہے باریک من ان سے گذر کر
ذکاوت میں ہے جو مشہور و اظہر
پرکرتی ہے لطیف و پاک اس سے
لطیف اس روح سے پرماتما ہے
وہ لامحدود حد مخلوق کے ہے
نہ اس سے بہتر و برتر کوئی شئے
ہر ایک دُنیا کی شئے کو اے خردمند

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

خلاف قاعدہ طاقت بھی کیا ہے
جسے تحقیق جانا یوگیوں نے
وہ پوشیدا ہے ہر ذی روح کی اندر
بہت انسان متلاشی ہیں اوسکے
سبب کیا ان سے وہ باریک تر ہے
ہر ایک ذرہ میں تا مہر منور
کہا جاتا ہے پوشیدہ اسی سے
نہ ایسا وہ کسی شے سے ڈھنپا ہو
ہے بلکہ سب جگہ پر جلوہ افگن
خرد جو دام خواہش میں ہے پابند
نہیں ایسی خرد میں وہ سماتا
جو کشش کے نوک سے باریک تر ہو
نہایت عقل اوس کی دور بین ہو
وہ انسان دیکھ سکتا ہے بلاشک
ہے جس کی عقل پاکیزہ نہایت
وہ انساں اپنے من میں اندریوں کو
کرے قایم یکایک اپنے من میں
خرد بھی گیان سے روشن ہو اوسکے
بہت تت میں کری لے پہر خرد کو

ذرا جنبش کرے مادے کوئی شے
کیا پرتیکش عالم عالموں نے
حواسوں سے نہیں ہوتا ہے اظہر
وہ ملتا نہیں ان اندریوں سے
لطیف و پاک ہے نزدیک تر ہے
ہے اوس کی روشنی ای نیک اختر
حسوں میں وہ نہیں ہے اندریوں کے
کسی یکجائی پردہ میں چھپا ہو
منور نور جوں خورشید روشن
حسوں میں اندریوں کے ای خردمند
نہ عقل و ہوش میں ایسے وہ آتا
سمجھ لے ہر و شے باریک تر کو
سمجھ لیوے کہتر باریک تر کو
فرکا کے چشم دل پر لا کی عینک
خرد وہ ہے نہایت نیک خصلت
بری کر دی ہوں محسوسات سے جو
نہ لاوے سمع و بیں و سخن میں
کرے قایم خرد میں من کے ڈورے
نہ لاوے دہیان میں تردید و رد کو

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مہت تت کو کرلے لے آتما میں
ہر ایک انسان کو باصدق والفت
مناسب خواب مدہوشی سی اوٹھکر
کوئی آچارج عالم اور قابل
ملی جس جا وہاں پر آپ جاکر
کرے اوسکو گرو اپنا مقرر
پہر اوس سے ست اُست تحقیق کر کر
نہیں یہ راہ ہے کچھہ سہل و آساں
وہ علمائے سلف جو دور بیں تھے
کہ علم آتما کے جو ہیں اسرار
چُہری کی دھار جیسی آب کی ہو
ہے ایسا راستہ یہ سخت مشکل
ندا آکاشں کا گُن ہے ہمیشہ
وہ قوت لامسہ ہے میسرا
نظر آتا ہے جو اگنی کا گن ہے
دہاں پر پہونچتی کس کی نظر ہے
کہاں ہے شکل و صورت آتما کی
وہ قوت ذائقہ سے بھی بری ہے
زمین کا گُن ہے بو اے صاحب ہوش

لگا دوے آتما پر ما ئمتا میں
موافق تذکرہ بالا ہدایت
جہالت چھوڑکر بیدار بنکر
خردمند ودکے اوستاد کامل
ہر ایک عنوان کی خدمت ادا کر
تہہ دل سے تسلیم خم کر
لگا دوے من کو اپنی آتما پر
کہاں پاتا ہے شہرت کا اہل انساں
بیاں کرتے ہیں طرز علم ایسے
نہیں ہے ہر بشر اون کا سزاوار
روانہ اوسپہ ہو رکھکر قدم کو
نہایت دقتوں سے ہووے حاصل
خلا سے برہم ہے دایم علیحدہ
کہ یہ گُن جان لے تو ہے ہوا کا
یہ قوت باصرہ کا بیج دہن ہے
نہیں واں چشم بینش کا گذر ہے
نظر پڑے جو اوسپر چشم وا کی
کہاں پانے کو تاب ہمسری ہے
نہیں کرسکتے وہ اسکو ہم آغوش

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اسی گل کو سمجھ بنیاد بہتی
نہیں آتا کسی گن میں وہ بیشک
وہ ابنا شے ہمیشہ ایک رس ہے
کسی کی ہے نہ وہ علت اوپادان
سدا سروتر اور لا انتہا ہے
جو ایسا برہم ہے باریک دیکھتا
جہاں کے مُردان و زادان سے بچکر
بری ہوتا ہے وہ رنج و بلا سے
یہاچاریہ اہل دانش دور اندیش
کہا ہے اپنے شاگرد ذکی سے
قدیم و لازوال اوپدیش ہے یہ
جیسے شاگرد اور اوستاد کامل
وہ ہے اوپدیش اوس پرماتما کا
کوئی شاگرد لایق اور فایق
سمجھکر دیکھنے قابل جو ہے برہم
اوسے وہ عالم و دودان انسان
عبادت کے ثمر سے سیر ہوکر
جہاں میں قابل تعظیم ہووے
وہ انسان جسکا من ہوتا ہے یکسو

کہ ہے یہ قوت شامہ کی ہستی
کہ سب گُن سے ہے وہ نرگن ہے پرتھک
نہ آدی کارن اوسکا کوئی کس ہے
مہت تت سے بھی ہے باریک تو جان
وہ لا ثانی ہے اور دایم لبقا ہے
اوسیکو جان کر انسان دانا
وہ ترجاتا ہے یہ سنسار ساگر
نہیں پاتا ہے دُکھ دار الفنا سے
بموجب وید پرمیشور کا اوپدیش
کیا مقبول ہے اوسنے خوشی سے
پے علماء دور اندیش ہے یہ
بہ بحث و تذکرہ کرتے ہیں حاصل
جو ہے ویدوں میں لاثانی دیکھتا
کسی آچاریہ سے سُنکر دقایق
بشر کے اندرون دل ہے جو برہم
بچشم عقل دل لیتا ہے پہچان
وہ عالم با عمل کامل خردور
سبھا میں لایق تکریم ہووے
حواس و پران پر پاتا ہے قابو

ہمیشہ پاک ہے اور مستقل ہے ۔ سرور و غم میں یکساں اوسکا دل ہے
جو ایسا شخص ہو بہتر و قابل ۔ گر ایسے پاوے پہر اوپدیش کامل
وہی ہو جاننے کا اوس کے شایاں ۔ سوا اوس کے نہ جانے کوئی انساں
جو تنہائی میں بتلایا ہے جاتا ۔ مکمل علم اوس پرماتما کا
سبھا میں برہمنوں کے گروہ اپدیش ۔ بیاں فرمائے کوئی دور اندیش
یا جس جا عالم و فاضل برہمن ۔ پیئے آب خورش ہوں جلوہ افگن
وہاں ہو تذکرہ پرماتما کا ۔ وہاں اوپدیش ہو اس آتما کا
تعجب کیا کہ وہ اوپدیش کامل ۔ فراواں ہو پیئے مردان عاقل

سویم بلی ہوئی یہہ ختم یکسر
چہارم کا بیاں اب سن خردور

## تیسری بلی ختم ہوئی

کہا تھا تیسری میں یہ نہاں راز ۔ خرد باریک سے ہووے عیاں راز
چہارم میں بیاں کرتے ہیں مہاراج ۔ جہاں میں نامور پہر اج سرتاج
بلا باریک دانش کے سبب کیا ۔ نہ ہووے منکشف راز آتما کا
وہ پرمیشور جو ہے بالذات قائم ۔ بلا امداد اور آزاد دائم
بنائی اس نے ہیں یہ اندریں سب ۔ زبان و چشم و گوش و بینی و لب
علاوہ ان کے جو کرم اندریں ہیں ۔ سبھی وابستہ رہتی ہیں جسو میں
جسوں پر یہی سدا رہتی ہیں گرتی ۔ صنعت ایسی ہے ان کی برہم نے کی

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اسی باعث سے بیرونی موشے کا
ہمیشہ دیکھتی ہیں یہ تماشا

نہیں دیکھے کوئی الٹی نظر کر
درون قلب خود نور منور

کوئی انسان جس نے اپنی آنکھیں
بہر نوع دل سے اپنے بند کی ہیں

ہمیشہ دھیان کی رکھتا ہے خصلت
یہی ہے روزمرہ اس کی عادت

اور اس کے دلمیں چاہت موکش کی ہے
دل اسکا لوث و عصیاں سے بری ہے

وہ انتشکرن میں پرماتما کو
بہ عقل و دھیان دیکھے شانتی ہو

جو ہیں بے عقل اور کم فہم انساں
وہ رہتے ہیں سدا پابند عصیاں

نظر کرتے ہیں اپنی مہہ رخوں پر
بجان و دل فدا ہوتے ہیں ان پر

اگرچہ جسم سے ہیں وہ علیحدہ
وسلے رہتے ہیں وہ ہم ان کے شیدا

جو موت ہر اک بشر پر ہے مقدم
وہ اسکے دام میں پھنستے ہیں پیہم

حواسوں کے سدا بندھن ہیں آکر
فنا ہوں مرون و زادن کو پاکر

بجز ان کے جو عالم باعمل ہیں
وہ استقلال پہ ہیں اور اٹل ہیں

وہ عالم مستقل مکتی کی حالت
ہو جس میں لازوال حاصل مسرت

کر ایسا خیال دل میں اپنے قائم
سمجھ جاتی وشے سکھ کو وہ دائم

نہیں کرتے ہیں راحت کی تمنا
وہ عیش دنیوی سے ہیں مبرا

ہے جیسے نیر اعظم جہاں میں
ہر ایک اشیا ظاہر اور نہاں ہیں

وہ اپنے نور سے کرتا ہے اظہر
ہر ایک اشیا مخفی کو جہاں پر

اسی انداز وہ پرماتما بھی
جو ہر ایک ذی الروح کے اندر ہے مخفی

جو سب چیزوں کی علت فاعلی ہے
بشکل گیان ہر شے میں غنی ہے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اسی کو حاضر و ناظر سمجھ تو
اسی کی وجہ سے سب اہل دُنیا
بگوش دیدنی و چشم و زباں سب
براز و بول و لمس و تاب رفتن
یہ سب گفت و شنید و صحبت زن
اگر ان پر نہ ہو اوس کی عنایت
عمل کرنے میں روح آزاد ہے گر
عمل کا روح کو ملتا ہے بدلہ
وہ ایشور کچھ عمل کرتا نہیں ہے
کہ جیسے آفتاب اپنی ضیا سے
اسی مانند وہ قیوم و دانا
اوسی کی وجہ سے یہ عیش و عشرت
ہر ایک ذی روح کو ہو وے میسّر
اوسی نے اندریاں ہمکو عطا کیں
پھر ہمکو جاننا باقی رہا کیا
اسی کو تو نے کچھ سمجھا کتھا خردمند
جو النسان خواہ ہے اول و آخر
گر ہے مہا دہیان اوسکا با دل و جان
نہ دل کو اوس کے ہو رنج و محن کچھ

اسی کو ناظم و ناصر سمجھ تو
حواسوں سے عمل کرتے ہیں اپنا
معہ جرم اور بھی کرم اندریاں سب
گرفت و بیں و بوئیدن چشیدن
اوسی کی داد ہے اے صاحب فن
ذرا کچھ کر سکیں کیا تاب و طاقت
و لیے ہر لمحہ ہے محتاج ایشو
کہ دایم اسکا آزادی ہے پیشہ
سبب لیکن عمل کا بالیقیں ہے
ہر حیواں کے معاون چشم کا
نمت کارن ہے اشیائے دہر
جہاں کی نعمتیں اور مال و دولت
کہ بانی انکا ہے وہ برہم بر
اوسی نے جاننے کی قوتیں دیں
سب علم دُنیوی ہے اندریوں
یہی ہے برہم جسکے سب ہیں با
سمجھتا ہے اوسے حاضر و ناظر
نہیں وہ دیکھتا خواب پریشاں
نہیں پاتا ہے وہ تکلیف تن

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

وہ عالم وھیان کی رکھتا ہے خصلت
وہ اوسکو سرودیا یک جان آجان
جو یہ اس جسم میں جیو آتما ہے
یہی پاتا ہے ثمر نیک کردار
جو اس چیتن میں نزدیک وہ ویاپک
بوقت ماضی و مستقبل و حال
ہے اوسکا برہم مالک اور نگہبان
جو ایسی آتما کو جانتا ہے
وہ عالم علم کے ہونے سے زنہار
یہ اوس کے گیان کا جانو ثمر ہے
جو پرانوں سے قبل ہے وہ نرا کار
کرے ہے نور کو اپنے نمایاں
پئے پیدائش مخلوق فانی
جہاں کو پھر وہ کرتا ہے ہویدا
عناصر میں بھی ہے وہ سرودیاپک
جو عالم اوسکو ایسا مانتا ہے
سدا رکھتا ہے وہ مکتی کی چاہت
وہ عالم من کو قایم ایک جا کر

اور اسکو جانتا ہے لاانتہا ت
نہیں ہوتا کبھی دُکھ سے پریشان
جہل سے تن کا اہمانی ہوا ہے
یہی ہے جسم کے پرانو کا آدھار
وہ ہے پر برہم اسے شاگرد بیشک
جو پیدا ہو جہاں اسے نیک افعال
پرستش اور ثنا کے ہے جو شایاں
محیط جملہ خلقت مانتا ہے
نہ ہووے رنج و ذلت کا سزاوار
جو تو نے پوچھا وہ یہ اسے پسر ہے
شب پیدا سے ہوتا ہے نمودار
قبل آکاش سے ای فخر انساں
اظہر کرتا ہے نور لا یزالی
عناصر کر سے ہر چیز پیدا
نہانی طرز سے وہ سرودیاپک
دروغ و راست کو بھی جانتا ہے
ہے اطہر دل ز نفرت اور رغبت
نظر کرتا ہے نور آتما پر

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

یہی ہے وہ جو علما جانتے ہیں
خرد جو ہے مکمّل اور منوّر
وہی ہے جاننے کی بھی سزاوار
مسرّت بخش اور باریک و افضل
اور ہو مقصد برار اور غیر تقسیم
وہ ہے اس جسم کے ہمراہ پیدا
علیحدہ آتما سے جان اوسکو
کرانتشکرن میں قایم خرد کو
وہی اس برہم کو ہے جان سکتا
جو آتش چوب کے اندر نہاں ہو
اسی مانند لازم ہے بشر کو
یہ سستی کاہلی اور خواب غفلت
انہیں وہ چھوڑ ہو ستگن میں قایم
پھر اوسکو دھیان کرنیکی بھی عادت
ہوا ہے جس سے گیان وید پیدا
جو برہم اس جنم میں ہے بہ پرش گن
وہ سب کا کرتا ہے دھارن و پالن
وہاں موجود تھا اور وہ یہاں ہے
غرض جس جنم میں جیسا ہے وہ برہم

تمام اجزا میں یکساں مانتی ہیں
اوسی پر برہم کا ہو گیان اظہر
ہو مثل ماتر قایم اور مددگار
پرانا یام سے کی ہو مکمّل
مراد اوس کی ہو ہر دم بہر تفہیم
عناصر سے جو ہوتا ہے ہویدا
پرکرتی روپ بیشک مان اوسکو
کرے قایم جو عالم باعمل ہو
علاوہ اس کے پھرتا ہے بھٹکتا
رگڑنے سے ہے وہ دوگی عیاں ہو
تموگن سے بری جس کی خرد ہو
تموگن ہے ہمیشہ جس کی خصلت
کہ ہے بہر جستا صہ قدسی ہے دایم
تو اتر ہو سدا اسے نیک خصلت
ہو وہ مخفی اوس النساں یہ ہویدا
وہ تھا جنماتر میں بیج اور پتن
ہر ایک جنموں میں سن تو ای نکو ظن
کوئی اسرار کب اوس سی نہاں ہے
وہی ہر جنم میں رہتا ہے وہ برہم

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جو کرتا ہے نگاہِ غیر معمول ‏— گناہوں میں وہی ہوتا ہے مشمول
تناسخ ہے سے وہ صدمہ موت ‏— غرض پیدا ہو یہ ہو لقمۂ موت
اگر ہو صاف آئینہ بلا زنگ ‏— نہ ہووے اوسپہ کچھ بھی دغن و زنگ
جب ہو جاتا ہے ہر نوع بیکدورت ‏— نظر آتی ہے اوسمیں صاف صورت
اسے مانند انتشکرن ہو پاک ‏— نظر آوے جب اوسمیں نور بیباک
انہیں اجسام میں ہردے کے اندر ‏— جو ہے خانہ انگوٹھی کے برابر
معہ باریک تن یہ روح اقدس ‏— وہاں رہتی ہے فعلوں سے ہو بیبس
نگاہ دھیان سے جب دیکھتا ہے ‏— نظر آتا وہاں جیو آتما ہے
ادسی دم پھر وہاں لاانتہا نور ‏— نظر آتا ہے سن اے باخرد نور
ہر ایک جا برہم ہے ہر شے میں موجود ‏— میان جسم ہے ہردے میں موجود
یہ ماضی اور مستقبل ہیں جتنی ‏— ہوئی اشیا ہیں پیدا اس جہاں کی
وہ سب کا مالک و خالق ہے ہر آن ‏— بموجب حکم جو عامل ہے انسان
نہیں پاتا وہ گاہے رنج و غم کو ‏— کبھی خاطر نہ اوس کی مضمحل ہو
جسے معلوم کرتا اسے خردمند ‏— تو چاہیے تھا وہ ہے یہ چدانند
جگہ انگشت دستی کے برابر ‏— جو ہے ذی روح کے ہردے میں مقرر
جو کل برہمانڈ میں ہے وہ یہاں ہے ‏— مثال شمع روشن بے دخاں ہے
وہ روشن ہے اور ہے علم منور ‏— ہوا ہے اور ہوگا سب کا سرور
وہ افسر آج ہے اور کل بھی ہے ‏— یہی ہے وہ تغیر سے بری ہے
ہر ایک انسان کو لازم ہے ایسا ‏— کہ دیکھیں کرم جسم و آتما کا

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بلا جاں جسم یہ زنہار زنہار ‏ ‏ نہیں کچھ کام کرنے کا سزاوار
بلندی سے سدا نیچی جگہ پر ‏ ‏ چلا کرتا ہے یہہ پانی برابر
اسی مانند اس جسم او جاں کے ‏ ‏ عمل کرنے میں رہتی ہے روانے

چہارم ہو چکا بلی کا مذکور
سن اب پنجم کو تو اے باخرد پور

## چوتھی بلی ختم ہوئی

جو شاہ شہر تن جیو آتما ہے ‏ ‏ بلا علت سدا لا ابتدا ہے
خلافت و رنج سے علم اسکا بری ہے ‏ ‏ قدیم ہے لافنا ہے اور نقی ہے
ہیں اس کے شہر کے یہہ یازدہ در ‏ ‏ دو بینی چشم دو اور ایک برسر
دہن ایک گوش دو اے باخرد نیک ‏ ‏ براز و بول دو اور ناف کا ایک
یہہ ایسا جسم فانی ہر بشر کا ‏ ‏ مثال شہر ہے آباد یک جا
حواس و حس و ہر عضو بدن سے ‏ ‏ مزین ہے دماغ و عقل و من سے
نہایت فرض ہے جیو آتما کا ‏ ‏ فروکش ہے جو اسمیں مثل راجا
کہ پوری درن آشرم کے بوستھا ‏ ‏ کرے باقاعدہ اس تن بیں پیدا
اوسی کے دھیان میں دائم مگن ہو ‏ ‏ اوسی پر برہم کے دل میں لگن ہو
ملی ہے سلطنت اس شہر کی جو ‏ ‏ برد سے عدل اسپر حکمراں ہو
یہہ فرضہ ہیں جو تینوں آشرموں کے ‏ ‏ ادا کرنا ضروری ان کا سمجھے
یہ تینوں لہرن بھی جو اسپر قرض ہیں ‏ ‏ ادا کر دے وہ تینوں آشرموں میں

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

رشی اور دیو و پتر آئی صاحب ہوش
موافق دہرم جوان کا ہو پابند
وہ رنج و فکر و کلفت سے بری ہو
مدام اس روح کو رہتا ہے چکر
یہی نتایج ہو ہردے کی جگہ پر
یہی شکل بشر ہو یگ کا عامل
یہی کر جسم دھارن ہوکے ساکن
نہ ظاہر مردن و زادن کی ساعت
سدا ملتا ہے اسکو جا کہ جسم
گہے با شکل انسان نیکو کار
ہو دہرم و دان و یگ و تپ کا عامل
گہے باریک تن سے آسماں پر
بحر میں گہہ بہ جسم جانداراں
گہے بشکل نباتات ہو کے اظہر
گہے جل سے ہو بشکل جانداراں
غرض آواگون جیو آتما کا
ولیکن یہ امر ہے ست و چیت ہے
پرانوں کو بوقت یوگ ابھیاس
جو وایو پران ہے ہردے میں ساکن

یہ پرن ہیں ہو ضرور ان سے سبکدوش
ہو چوتھے آشرم اوسکو برہم آنند
ہمیشہ دیوتوں کی ہمسری ہو
یہ قالب چھوڑ ہو قابض دگر یہ
جو ہے سب جسم سے وہ پاک و برتر
یہ یوگ و دہیان کرے وصل اوسکا حاصل
زمین و چرخ پر اے نیک باطن
مقرر اس کی ہے اے نیک سیرت
موافق کرم یہ کاشانہ جسم
تن برہم رشی میں ہو نمودار
کرے پرماتما کا وصل حاصل
ہو قائم جسم کو اپنے نہاں کر
یہہ جلیچر روپ سے ہو دے نمایاں
یہ خاک و آب سے پیدا ہوا گر
کبھی ہو جاندار کو ہمسراں
لگا رہتا ہے دنیا میں ہمیشہ
انادی ہے فہیم ہے اور نت ہے
مقید کر مناسب ہے کری پاس
اوسی برہمانڈ میں لا نیک باطن

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اور ہے مقصد کے جانب جسکا میلان
میان کنٹھ و ناف اوسکو شکم میں
پھر انتشکرن میں قایم کر اوسکو
یہہ پھر روح قدیم و پاک وانور
اور اوسکے روبرو بہر اطاعت
کھڑے رہتے ہیں مانند غلاماں
اگرچہ جسم پر یہہ حکمراں ہے
نہیں اسکا نشاں رہتا ہے باقی
چلا جاتا ہے یہ جسم دگر میں
وے پرماتما رہتا ہے ہر دم
نہیں ہے جسم سے اوسکو علاقہ
فراق و وصل تن کا رنج اوسکو
یہی ہے سرودیاپک اور نراکار
نہیں رہتا ہے زندہ کوئی انسان
یہ بلکہ اندرونی آتما سے
ولیکن پھر بھی وہ اس سے جدا ہے
جب ہوتا ہے یہہ چیتن جڑ میں شامل
اے نچکیتا چراغ نسل گوتم
قدیم و لازوال اسرار مخفی

وہ ہے وایو اپان اے فخر انسان
بھرے وہ پاک طینت ایکدم میں
غم و فکر جہاں سے وہ بری ہو
مثال شہ ہو جلوہ گر وہاں پر
حواس و حس وغیرہ با قناعت
سب ہی ہوتے ہیں اوسکے زیر فرمان
پس مرون یہ کب رہتا یہاں ہے
ذرا بھی درمیان جسم خاکی
معہ من اور اندری کچھ بھی رہیں
ہر ایک اجسام میں بالذات قایم
نہیں پاتا وہ عیش و غم کا حصہ
ستاتا ہی نہیں کچھ اے نکوخو
اسیکو جاننا اے نیک کردار
اپان و پران سے اے صاحب شان
پناہ گیر اور شامل ہے سدا سے
نہ ہرگز ایں وآں اوسپر روا ہے
اوسیکو جان زندہ اور عامل
تو کرم و لطف کے قابل ہے ہر دم
ترے مانند قابل اور کو بھی

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

قدیم ولا زوال اسرار مخفی
کہونگا وہ جو ہے کہنے کے قابل
تو سن اب کر کے یکسو من کو اپنی
کہونگا وہ بھی جو انسان مر کر
علیحدہ برہم گیان سے جو یشر ہے
ہوا ہے جیسا عامل اس جہان میں
وہ کرمونکے ثمر میں ہو کے شامل
نئے قالب سے ہوں پابند اوس کے
گناہ کرتے ہیں بعض اشخاص من سے
وہ کرتے ہیں شجر کے جون حاصل
جو سب برہمانڈ میں ویاپک ہے یہ برہم
ہے خالق اور صانع جملہ اشیا
جو خواب و غفلت و مستی سے ذی جان
وہ اون میں ہوشیار اور جاگتا ہے
وہی ہے شدہ برہم اور سب سے اعلیٰ
کہا جاتا ہے مخفی اور نرا کار
ہر وحہر زمین و آسمان سب
کہاں طاقت ہے اور ہے تاب کسکو
سب ہی قانونِ قدرت کے ہیں پابند

ترے مانند قابل اور کو بھی
یہ اوس پر برہم کا اوپدیش کامل
جو مشکل تر ہے راز آتما ہے
یہ قالب چھوڑ کر لے جسم دیگر
اور اپنی آتما سے بےخبر ہے
لیا ہے جتنا حصہ شاستر گیا نمیں
بموجب سنسکار اور خواہشِ دل
جو آلودہ ہے یونی تخم و خوں سے
گناہوں میں جو وہ سب سے زبوں ہے
یا دیگر جون ہو جو اوس کے قابل
ہے انتریامی و آنندمے برہم
پیئے خواہش برا رہی اہل دنیا
رہا کرتے ہیں مدہوش و پریشاں
ہر ایک کی دل کی خواہش جانتا ہے
اوسیکا مرتبہ ہے سب سے بالا
وہی سرور تر ہے اور سرآوہار
اوسی سے ہیں یہ تمام اور مرتب
جو اوسکے قاعدہ سے منحرف ہو
کوئی منکر ہو کیا ذکر اے خردمند

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

یہی وہ آتما ہے اے نکوکار
اگرچہ ایک ہے لیکن بکثرت
یہ واحد مثل آتش جلوہ گر ہے
نہیں ہیں جس جگہ اجسام و اشکال
بہت باریک ہونے کی وجہ سے
یہ جیسے خلق میں واحد صبا ہے
ہے جس شے میں اوسی کی شکل بھی ہے
اسی مانند یہ ایک سچدانند
نمایاں اور فروزاں ہے جہاں میں
بصارت کا سبب دنیا کے اندر
اگر دیکھے نہ کوئی چشم بیمار
کسی سے کچھ نہیں اسکو سروکار
یہ واحد ہر جگہ جلوہ کناں ہے
یہہ پرمیشور بھی جوں خورشید روشن
کسی کے عیب سے اوسکو نہیں غم
یہ واحد جملہ ذی روحوں کے اندر
سبھی میں ویاپت ہے اور سب پہ قادر
یہہ پرمیشور بہنگام قیامت
کسیکی فہم میں آتا نہیں ہے

ہے جسکے جاننے کا تو سزاوار
ہر ایک میں ہے ہر ایک کی شکل و صورت
ہر ایک اجسام میں ہر وقت پر ہے
وہاں ہے جلوہ گر آکاش تمثال
نگاہِ جانداراں سے نہاں ہے
ہر ایک اشکال میں جلوہ نما ہے
کبھی اس سے جدا کوئی نہیں شے
بشکل جملہ اشیا اے خردمند
زمین و چرخ میں کون و مکاں میں
یہی ایک جلوہ گر ہے مہر انور
قصور اسکا نہیں زنہار زنہار
کہ دیکھے یا نہ دیکھے کوئی جاندار
ہر ایک اشیا میں یکساں ہمگیاں ہے
ہر ایک جاندار میں ہے جلوہ افگن
نہ سکھ دکھ کا اثر اوسپر کسی دم
اور ہیں مخلوق میں جتنے چراچر
نہیں ہے کوئی اشیا اس سے باہر
کہ ہے باریک تر ادراک نہایت
کہ دخلِ عقل کچھ اوسجا نہیں ہے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

گری ہے ایک پرکرتی سے پیدا
وہ عالم دھیان کے خصلت ہی جسکی
سدا ہے دھیان کی مشق و مہارت
گرو سے اپنے وہ اوپدیش پاکر
وہ اوس پرماتما کو دیکھتا ہے
نجات جاودانی اوسکو حاصل
بجز اوس کے نہیں ہے کوئی انساں
جو پیدا ہونے کے باعث کل اشیا
وہ انکے اندرون دیا پک ہے ہر آن
اور اس دنیا میں ہیں ذی روح جتنے
وہی ہے ہوشمند ہوشمنداں
جہاں میں جو چرا چر منقسم ہیں
ہر ایک جاندار کو وہ حسب کردار
جو عالم لوگ اپنی آتما میں
کسی آچارج کامل سے وہ شنکر
وہ دائم شانتی کو کرکے حاصل
بجز ان کے جو ہیں بے علم و جاہل
پہا چار ایسے نچکیتا نے یہ بھی
بیہ فرمایا کہ اوس پرماتما کا

یہ جتنی بھی ہیں اس دنیا میں اشیا
نظر رکھتا ہے سو سے برہم اپنی
و یکسو من ہے اوسکا با صداقت
رکھی ہے دھیان اپنی آتما پر
جو انتریامی سبکا آتما ہے
ضرور ہوتی ہے اسے شاگرد عاقل
دوامی مکت کے قابل و شایاں
ہمیشہ ہوتی ہے لقمہ فنا کا
رہا کرتا ہے پوشیدہ و پنہاں
وہ ان جیو ونمیں چیتن روپ سے ہے
ہر ایک جان میں ہے نور اوسکا فراوان
وہ ایشور ایک رس دیا پک ہے سب میں
سدا کرتا ہے رہتا ہے ثمردار
اوسی پر برہم کو قایم کرے ہے
وچار برہم سے ہوتی ہیں خوشتر
لگا رکھتے ہیں اپنا برہم میں دل
اونہیں یہ شانتی ہووے نہ حاصل
گذارش کی بعجز و انکساری
اشارہ سے نہیں ہوتا بتانا

بتاتی ہیں محقق اور دانا
وے کہتی نہیں یہ آتما ہے
تو وہ کیا ہے مثال شمع روشن
بالطاف وکرم فرمائیے آپ
کہاں یہ طاقت خورشید انور
نہ ہو سکتی ہے تاب ماہ تاباں
نہ انجم اور تجلی کا گذر ہو
تو پھر کیا آتش ارضی سبک تر
کہ ہیں یہ سب مہ و مہر اوس سے تاباں
اوسیکا نور ان میں جلوہ گر ہے
وہ پرمیشور ہے خود بالذات روشن

کہ یہ جلوہ ہے اوس پرماتما کا
دکھا سکتے نہیں وہ شکل کیا ہے
یا مثل مہر و مہ ہے جلوہ افگن
جو ہو معلوم وہ بتلائیے آپ
فروزاں ہو جو نور آتما پر
کہ ہو اوس برہم پر وہ نور افشاں
جو گا ہے کر سکے روشن وہ اوسکو
دکھاوے گی چمک اپنی وہاں پر
نجوم و آتش برق فروزاں
منور ہیں یہ سب اوسکے سبب سے
ہے اوسکا نور سب میں جلوہ افگن

ہوئی یہ پانچویں بلی بھی اب ختم
کہ اسکا ختم یہانتک ہو چکا نظم

## پانچویں بلی ختم ہوئی

جو پتلا خاک کا جسم بشر ہے
اگر یہ کمر بل سیدھا کھڑا ہو
یہ فانی ہے ولیکن سلسلہ یہ
جو ایسے جسم کا بانی مبانی

سراپا صورت و شکل شجر ہے
تو بیشک یہ شجر کے شکل کا ہو
انادی اور قدیم ہے لاشبہ یہ
قدیم و لازوال و غیر فانی

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

وہی ہے برہم پاک و صاف و نرمل
وہی پر برہم ہے سبکا سہارا
یہ پرمیشور ہے تو اب جان اوسکو
جو پیدا ہو جہاں بعد از قیامت
ہے جانداروں کی موجب زندگی کا
اوسی کے حکم سے سب اہل عالم
سپئے عالم یہ کل عالم کے اشیا
مثال بحر بے تکلیف وہ ہے
اس عالم کا وہ خالق بیگماں ہے
کسیکی یہ نہیں تاب و تواں ہیں
کوئی گر حکمراں اقبال یاور
تو اوسکے روبرو سب اہل کاراں
بایں صورت مہ و مہر درخشاں
ہے غالب سب پہ یہ قانون قدرت
اوسی کے خوف سے آتش ہو افروختہ
اوسی کے حکم سے سورج تپاں ہے
بخوف اوس کے یہ برق ماہ انور
اوسی کے خوف سے یہ باد صرصر
اوسی کے خوف سے مرتو ہمیشہ

عظیم و قایم و قیوم و اکمل
زمین و آسماں کون و مکاں کا
اننت و ہمہ داں ہے مان اوسکو
سبب اوسکا ہے پرمیشور کی طاقت
پس قیامت جو ہوتی ہیں ہویدا
ہمیشہ کار میں رہتی ہے قایم
سبب ہے خوف و درد و رنج و غم کا
زنجیرہ زادن و مردن کا یہ ہے
وہی مثل شہنشہ حکمراں ہے
خلاف حکم ہو سارے جہاں میں
نہایت ہو زبردست و دلاور
بموجب قاعدہ ہو زیر فرماں
سدا ہیں کار بند کار دوراں
مخالف ہو ذرا یہ کس کی طاقت
رکھے خود میں ہمیشہ طاقت سوختہ
خلاف حکم ہو طاقت کہاں ہے
چمک اپنی دکھاتی ہیں جہاں پہ
ہلا کرتی ہے اس ارضی کرہ پر
رکھے ہے قبض ارواحیں کا پیشہ

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اوسی کے خوف کا سب پر اثر ہے
قبل از مرگ واجب ہے بشر کو
سبب سے جسکے اس ہی جنم میں وہ
کری تاریکیٔ اگیان کو دور
کدورت اوسکے دل سے دور ہووے
خلاف اسکے کرے گر کوئی انساں
کرے حاصل جہاں میں جنم دیگر
کدورت سے ہو جسدم آئینہ صاف
اسی مانند انتشکرن جسکا
کیا ہے یوگ و دھیان سے پاک نرمل
اوسی کو مثل صورت آئینہ وار
بلا موجودگیٔ در خواب غفلت
اسی مانند وہ پرتو نگن ہو
درون آب در شکل مدوّر
ہوا یسے ہی یہ دل پر جلوہ برہم
ہو جیسے دھوپ میں سایہ نمایاں
تصور اوسکا دقت موسیقی ہو
سمادھی نرو کلپ ہوتی ہے جسدم
وہی طرز نجات دائمی ہے

مخالف ہو نہیں سکتی یہہ ڈر ہے
کہ ساعی وہ تلاشش برہم کا ہو
ہو روشن دل خیال برہم میں وہ
بھرے دلمیں وہ اپنے گیان کا نور
مسرت سے ہے دل ماموار ہووے
وہ ہر بار ہو کے پیدا ہو پریشاں
ہو دنیا میں غذا اسے موت اکثر
نظر آتی ہے اوسمیں شکل شفاف
ہوا ہے لوث و عصیاں سے مبرا
نہیں باقی رہی ہے کوئی ہل چل
نظر آتا ہے پرمیشور کا دیدار
نظر آتی ہے جیسے شے کی صورت
درون قلب یوگی خیمہ زن ہو
ہر ایک جاندار کے ہو شکل اظہر
مسرت بخش و اظہر جلوہ برہم
ہوا ایسی ہی وہ دل پر نور افشاں
سمادھی پاکے یوگی کے لگی ہو
وصال برہم و جیو ہو تا باہم
ہر ایک اقسام کے دکھ سے بری ہے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

یہ اندری پنچ تت سے ہیں ہویدا
ہوے آکاش سے یہ گوش پیدا
ہے آتش سے یہ آنکھونکی بصارت
زباں پانی سے ہوتی ہے ہویدا
وہ نت وشدہ و بدہ ہے سچدانند
جو پیدا اور نشٹ ہوتی ہیں دائم
وہ پرمیشور ہے لافانی سناتن
اوسی کو جان کر علما ہے کامل
لطیف و پاک ہیں حس اندریوں سے
ہے من سے پاک بدھی اے خردور
مہت تت سے پرکرتی پاک تر ہے
ہے پرکرتی سے اعلیٰ اور برتر
کہ جسکو جان کر انسان دانا
وہاں کب فکر و عقل دوربیں کا
گذر ہوتا ہے اے ہمشاگرد دانا
کہاں ہے روبرو کچھ شکل اوسکی
ہے اوسکے جاننے کا یہ طریقا
سنکلپوں اور وکلپوں سے بری کر
یہ من کے برتیاں ہر وقت و ہر دم

سبب اپنی اپنی علت سے ہیں پیدا
ہوا سے لمس کے قوت ہویدا
زمیں سے جان لی بینی کی طاقت
سبب پانی ہے قوت ذائقہ کا
حواسوں سے بری ہے اے خردمند
وہ ہیں اسے باخرد اجسام عالم
ہے سب میں وہ یا ہمہ ہر جا جلوہ افگن
نہ فکر و رنج و غم کرتے ہیں حاصل
ہیں اون سے پاک اور باریک تر ہے
مہت تت اوسے ہے باریک اطہر
سبب مخلوق کا جو اسے پرے ہے
نراکار آتما اسے نیک اختر
سمجھ لیوے دکھوں سے چھوٹ جانا
ہر ایک واعظ کا یا کہ سامعیں کا
کہ ہے لاانتہا وہ ذات یکتا
جو سچائی زبان و چشم و بینی
ہوا ہر دسے میں [illegible] ہے جسکا
ہوا غالب ہے [illegible] کے بر [illegible]
چلا کرتے ہیں مثل برق بہیم

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

انہیں انسان عقل دور بیں سے
کرے قایم من اپنا آتما پر
تو وہ جان اوس اننت ہمہ داں کو
حواس خمسہ جب اپنے حسوں سے
بحالت یوگ یوگی مستقل ہو
خرد بھی پاک ہو اور مستقل ہو
اوسے کہتے ہیں جیون مکت علما
اچل ہوتے ہیں اوسکے اندریاں سب
بری ہوتا ہے غفلت سے وہ یوگی
جو ہیں پہلی بری اوسکے وسایل
وسایل نو کے پیدایش ہی ہوتی
اوسے کہتے ہیں عالم لوگ یوگی
زبان دہن و چشم و گوش و بینی
نہیں پہچانتے ہیں ان کے آتما
شناسائی کی ہے نہ قسم دیگر
کہ جتنے بھی ہیں یہ اشیائے عالم
بناوٹ بھی نظر آتی ہے ان کے
وہی دہرماتما صانع ہے ان کا
اوسی سے ہے ظہور جملہ عالم

روانی سے ہر ایک جا سب کے رکے
محقق عقل سے سوچے خرد دور
بلاشک رنج دنیا سے بری ہو
علیحدہ ہو کے تابع ہو دیں من کے
باستقلال قایم اوسکا من ہو
نہ چلنے دے خلاف برہم اوسکو
وہ ہے آزاد اور دکھ سے مبرا
ثمر ہوتا ہے حاصل یوگ کا جب
ہو دکھ اور سکھ ہیں یکساں حالت اوسکی
وہ اوس حالت ہیں ہو جاتے ہیں زائل
سراپا ہو ستوگن کی ترقی
اوسے ہوتی ہے حاصل یوگ سدھی
شناسائی ہیں عاجز ہیں یقینی
کہ ہے باریک روپ اوس آتما کا
بجز یوگ و تصور اسے خرد ور
ضرور ہیں یہ کسی طاقت سے قایم
کسی صانع کی صنعت ہے ضروری
بجز اوس کے ہے یہ امکان کسکا
بنا بھی پنچ تت جس کی ہے دایم

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مقدس اور باریک عقل سے یہ
کہ ہیں یہ جسقدر اشیاے عالم
اگر ان میں نہ ہو کچھ اوس کی قدرت
ہے پرمیشور یہی حق الیقین کر
تو اوس انسان کا یہ جسم جتنین
ہوا ہے مبتلا۔ جو خواہشوں پر
بھری ہیں اوسکے دلمیں خواہشیں سب
وہ جب ہو جائیگا ان سے مبرا
کریگا ان سے انتشکرن کو پاک
وہ حاصل کرکے اوس پرماتما کو
ہر ایک انسان دل سے جانتا ہے
کہ ہیں میری مکان و باغ و بستان
کرونگا میں فلاں مقصد براری
میں ہوں طفل و جوان و پیر دانا
جدائی سے سدا ہوتا ہے نالاں
غرض کرتا ہے ہر دم سُکھ کے ساماں
من اوسکا جبتک ان گانٹھوں سے ہے پر
یہ ہیں سب روح سے ملوق مضبوط
مبرا ان سے ہو جیو آتما جب

ہر ایک ذی فہم کو معلوم ہے یہ
اسی قانون قدرت سے ہیں قایم
کہاں ہو ٹھیرنے کی انمیں طاقت
کرے نہ دہیان اپنی آتما پر
ہوا ہے اندریوں سے جو مزّیں
حواسوں کو چلاتا ہے حسوں پر
تمناؤں سے ہے سینہ لبالب
ذرا پابند خواہش کا نہ ہوگا
اور ہوگا نفرت و رغبت سے بیباک
کرے گا شاد اپنی آتما کو
شے فانی کو اپنا مانتا ہے
زن و فرزند اور عشرت کے ساماں
میری ہو اس طرحسے کامیابی
میں ہوں ذی فہم زور و توانا
میسر ہے ہوا کرتا ہے شاداں
دُکھوں سے چھوٹ جانیکا ہی خواہاں
بھرا ہے ہر طرح کی خواہشوں سے
سدا رہتے ہیں جسم و جاں سے مخلوط
میسر اوسکو ہو پرماتما تب

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

وہیں اوس کی نجات دائمی ہو
یہی ہے شاستر کا اوپدیش کامل
جو ہیں ہردے میں ناڑی یکصد ویک
یہی ایک سکھمنا ہے راہ مکتی
علاوہ اس کے جو سو ناڑیاں ہیں
بوقت موت جاں ہردے میں ہے جو
اگر جاں سکھمنا ناڑی میں ہوکر
تو اوس یوگی کی مکتی میں نہیں شک
خلاف اس کے ہیں دیگر ناڑیاں سب
بوقت مرگ ہوگی جس دم سے
محافظ جو حواس و جسم کا ہے
سدا قدیمی روح کے ہردے کی اندر
مناسب ہے کہ اوس جیو آتما کو
علیحدہ کرنے دل سے مثل سرکے
سمجھ لے راگ و دویش اسمیں نہیں ہے
قدیم ولازوالی ولافنا ہے
محبت جسم کی رکھتا ہے دائم
محبت کا سبب الپگیتا ہے
جب اسکے گیان سے گھٹتی ہیں بندھن

وہ مرگ و زیست دونوں سے بری ہو
ہمیشہ سے پرے علمائے عاقل
ہے اونکیں سکھمنا بہتر بلا شک
کہ جو برہما نڈ کو جاتی ہے سیدھی
خلاف مکت سب ہی بیگماں ہیں
براہ ناڑیاں تن سے رواں ہو
رواں ہو اندرہ سوراخ برسر
جو وہ لیجاے جاں اوسمیں یکایک
سزا ہے اور جزا ہی جنکا مطلب
براہ سکھمنا جاں کو نکالے
وہی ہردے میں ساکن آتما ہے
ہے جا اوس کی انگوٹھی بھر مقرر
باستقلال غفلت سے بری ہو
کہ جیسے تنجھ سے جاتی ہی کھینچے
وہ پاک وصاف نرمل بالیقیں ہے
امر ہے وہ اوسے دائم بقا ہے
کہ ہے جسمانتر سے اوس میں قائم
اسی سے دام دنیا میں پھنسا ہے
تو کرتا ہے یہ خود اپنا ہی درشن

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اوسیدم برہم میں ہوتا ہی داخل
ہوا ختم اب یماچاری کا اوپدیش
امرت اس برہم ودّیا کا ثمر ہے
یماچاری سے نچکیتا خرد ور
یہ یوگ ودھیان اوسے من لگایا
اگر دیگر کوئی انسان عالم
بموجب پند عامل یوگ کا ہو
کیا جب ختم ساری اوپنشد کو
تہ دل سے ادا کرنے لگے وہ
کہ پرمیشور تو ہم دونوں کو باہم
وکریکساتھ دونوں کی حفاظت
جو کچھ پڑھنا پڑھانا ہو ہمارا
کریں نفرت نہ گا ہے ہمدگر ہم
تو اسے پرماتمن کرپا کر ایسی
جو دکھ ادھیاتمک ہیں کی ہیں سارے
وادھیدیوک جو ہیں دکھ وادھیبور
وادھی بھوتک زسوے جانداراں

نجات دائمی کرتا ہے حاصل
جو آبِ زیست ہے بہر نکوکیش
کہ عامل اسکا ہو جاتا امر ہے
ہوا آزاد ودّیا کو سمجھکر
لہذا اُسترہ مکتی کو پایا
پڑھے یہ اوپنشد باعقل سالم
ضرور حاصل کرے وہ آتما کو
تو چاہا شانتی اور پرارتھنا ہو
بسوے برہم یہ گویا ہوئے وہ
چھوڑا کر سیر کر از حرص عالم
وکر مسرور از مہر و عنایت
وہ ہو مشمول نور برہم سارا
رہیں دونوں سدا مسرور وخرم
کہ ہو دیں دور تکلیفات ساری
مثال تو تیہ و موہ ہو سکا ہم ہمارے
تپ و باران و زالہ و باد و صرصر
جو کر دیتے ہیں انساں کو پریشاں

یہ سب ہی دور ہو جادیں ہمارے
اور ہوویں مستحق ہم شانتی کے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar; Digitized by eGangotri

# پرارتھنا

منجانب خاکسار ہرسکھ لال ویش متوطن محمود پور ساکن
حال سنبھل محلہ کوٹ متخلص جگیا سو کہ جس نے ٹوٹا پھوٹا
ترجمہ کٹھ اوپنشد کا کر کے منظوم کیا

یہ جگیا سو کی ہر دم التجا ہے
کہ انتشکرن اسکا شدھ ہووے
بجز ذاتِ مقدس ہو نہ چاہت
کوئی دنیا کی نعمت اور لذت
نہ بیرونی وشے کا مبتلا ہو
معاون اسکا طرزِ دھیان میں ہو
بنا اس جنم سے ہے ڈال اتنی
کہ یہہ ہر جنم میں تیرا ہو شیدا
برا دکھ سے رکھ اس زندگی میں
نہ دل اشیاءِ فانی پر فدا ہو

اوسی سے وہ جو سب کا آتما ہے
علیحدہ ہو جہاں کی خواہشوں سے
بھری دل میں رہی تیری محبت
نہ ہو بجز تسخیر قناعت
سدا دل میں ہنوز آتما ہو
عجب کیا ہو جو حاصل یوگ اسکو
خبر رکھ اس کے دیگر جنم کی بھی
نہ ہو دل میں خیال غیر پیدا
کہ دل یکساں ہو شادی اور غمی میں
نہ اس دام بلا کا مبتلا ہو

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

یہی ہے پرارتھنا اسے عالم کل — کہ یہ تا زیست با صبر و تحمل
ہو عامل ہر گھڑی کار سعد کا — نہ ہووے خیال گاہے کار بد کا
ہو کام و کرودھ و لوبھ و موہ سب دور — رہے تجھ میں ہی دل شاداں و مسرور
پرم کرپال اننت و سچدانند — یہ ہے لطف و کرم کا آرزومند
اننت و ہمہ داں و خالق کل — کر اپنی مہر اسیر بے تامل
قدیم و قادر و قیوم و دانا — علیم و عالم مخفی و پیدا

لے اپنی گود میں مثل پدر تو
کر آزادی سے اسکو بہرور تو

## تمام شد

بلالی سٹیم پریس ساڈھورہ میں باہتمام کرم بخش پرنٹر چھپا

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مفصلہ ذیل اور ہر قسم کی اردو انگریزی و ہندی کی کتابیں ہمارے یہاں سے بکفایت مل سکتی ہیں

| کتاب | قیمت | 
|---|---|
| مجموعہ ضابطہ دیوانی مجلد انگریزی | ۱۲ ار |
| " " بلا جلد | ۸ ر |
| سرچشمہ مذاہب مصنفہ بابو گنگا پرشاد صاحب ایم اے مترجمہ بابو گھاسی رام صاحب ایم اے وکیل میرٹھ | ۱۲ ر |
| شریمد بھگوت گیتا منظوم از بابو گھاسی رام ایم اے وکیل میرٹھ … | ۳ ر |
| استری سمبھودہنی ناگری … | ۳ ر |
| کلیات لالہ نتھو لعل اردو … | ۸ ر |
| مادھوانل کام کنڈل ناگری | ۱۰ ر |
| بالابودھنی ناگری … | ۳ ر |
| شانتی سرود اردو … | ۳ ر |
| " ناگری | ۳ ر |
| ہرنیش گائن ہندی … | ۹ ر |
| بھجن باغیچہ ناگری … | ۳ ر |
| بھجن پچاسا ناگری … | ۲ ر |
| بھگوت گیتا اردو مترجمہ منشی دوارکا پرشاد افق | ۳ ر |
| نیاۓ درشن اردو … | ۵ ر |
| ویشیشک درشن اردو … | ۵ ر |
| ستیارتھ پرکاش اردو … | [illegible] |
| شریمد بھاگوت اردو لاہور کا چھپا ہوا | [illegible] |
| چھ اپنشد معہ بھاشا ٹیکا ناگری | [illegible] |
| سیتا چرتر ناول ناگری ۵ حصہ مکمل | [illegible] |
| " اردو | [illegible] |
| سندر دیوی اردو با تصویر ہندوستان کی پتی ورتا استریوں کا حال … | ۱۰ |
| رامائن گنگا بھاشا ٹیکا مطبوعہ بمبئی | [illegible] |
| " اردو " پنڈت لچھمی دت | [illegible] |
| " بالمیک مترجمہ دوارکا پرشاد افق | ۱۲ [illegible] |
| مہابھارت اردو مترجمہ " | [illegible] |
| ارجن گیتا ناگری … | ۱ ر |
| منو سمرتی پنڈت تلسی رام ناگری | ۱۵ ر |
| ٹاڈ راجستھان اردو … | [illegible] |
| ایکادشی مہاتم مول ناگری | ۲ ر |
| ہنومان چالیسا ناگری | |

ملنے کا پتہ۔ لالہ کیدارناتھ اینڈ سنس بک ایجنٹ ڈسٹرکٹ بورڈ
پٹیش دروازہ تحصیل شہر میرٹھ


CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri